SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, September 14, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty two minutes past six in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا یھا الذین ا منوا لا تتخذ وا ابآ ء کم و اخوانکم اولیآء ا ن ا
ستحبوا الکفر علی الایمان و من یتولھم منکم فا و لئک ھم
الظلمون O قل ا ن کان ابا ؤ کم و ابنا ؤ کم و اخوانکم و
ازواجکم و عشیر تکم و اموال نِ ا قتر فتموھا و تجار ۃ
تخشون کسا د ھا و مسٰکن تر ضو نھا احب الیکم من اللہ و
رسو لہ و جھاد فی سبیلہ فتر بصوا حتی یا تی اللہ بامرہ
واللہ لا یھد ی القوم الفٰسقین O

(ترجمہ) اے اہل ایمان! اگر تمہارے (ماں) باپ اور (بہن) بھائی ایمان کے مقابل کفر کو پسند کریں تو ان سے دوستی نہ رکھو اور جو ان سے دوستی رکھیں گے وہ

ظالم ہیں۔ کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے آدمی اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو خدا اور اس کے رسول سے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ خدا اپنا حکم (یعنی عذاب) بھیجے اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

The following will form the Panel of Presiding Officers for this Session of the Senate:

1. Senator Ch. Muhammad Anwar Bhinder.
2. Senator Khudai Noor.
3. Senator Shafqat Mehmood.

کمال الدین انور صاحب کا انتقال ہو گیا ہے، ان کے لئے فاتحہ پڑھیں۔

(فاتحہ پڑھی گئی)

جناب چیئرمین۔ Question Hour.

Mian Raza Rabbani: Sir, point of order.

Mr. Chairman: No point of order. After question hour....

Mian Raza Rabbani: Sir, point of privilege.

Mr. Chairman: It will come after question hour.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: Sir, a genocide of the rights of the

federation is being committed, it is a breach of the privilege of the House. You look at ' Kaul ', 'Kaul' gives you the discretion...

جناب چیئرمین- اعتزاز صاحب! کیا کرنا ہے؟ اگر question hour نہیں کرنا تو I can do it without it. آپ بتائیں کرنا ہے کہ نہیں کرنا؟

(مداخلت)

Mr. Chairman: The Leader of the Opposition has been given the floor, let him tell me.

نہیں کرنا تو بتائیں کہ نہیں کرنا-

چوہدری اعتزاز احسن- جناب! question hour کرنا ہے-

جناب چیئرمین- تو پھر کیسے کرنا ہے؟

Ch. Aitzaz Ahsan: I think, Mian Raza Rabbani wants to explain that some matters can actually precede the question hour.

آپ ان کی بات سن لیں-

جناب چیئرمین-نہیں، رضا صاحب! آپ جانتے ہیں کہ question hour سے پہلے نہیں ہوتا- رضا صاحب! مہربانی کر کے question hour کے بعد کریں کیونکہ سارے بیٹھے ہیں، سب تیار ہیں-

میاں رضا ربانی- جناب! بیٹھے ہیں تو ہاؤس پر کونسا احسان کر رہے ہیں- فنانس منسٹر صاحب کہاں ہیں؟ یہ کیسی حکومت ہے؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین- اب جو وقت گزر رہا ہے وہ question hour میں سے کم ہو رہا ہے because the first hour is the question hour. Now every minute is being taken from the question hour. If you don't want to take the question

hour, fine with me. میں بعد میں بات سنوں گا اس وقت question hour ہے۔

So, I will call now question No. 1, Syed Iqbal Haider.

(interruption)

Mr. Chairman: Question No. 1, Syed Iqbal Haider. I will not allow anything before question hour.

نہیں کرنا تو بتا دیں، نہیں کریں گے۔ Question hour first. اقبال حیدر صاحب، سوال نمبر ۱۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: No other point of order. Q. No. 1 Syed Iqbal Haider

اعتزاز صاحب! کیا کرنا ہے بتائیں۔ اگر آپ نہیں چاہتے تو بتا دیں' question hour کو ختم کر دیتے ہیں کچھ اور شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ بتائیں کہ کیا کرنا ہے۔ مجھے آپ مجبور نہ کریں کہ I should have against the rules یہ rules ہیں۔ جی اعتزاز احسن صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن۔ اگر آپ نہیں چاہتے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ Every minute is going to the question hour آپ کے already دس منٹ نکل گئے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: نہیں جناب! دس منٹ تو ابھی نہیں ہوئے ہیں۔ دو تین منٹ ہوئے ہیں ابھی زیادہ سے زیادہ

but permit me to say that first of all we want that the question hour should be completed. Secondly, what I wanted to say, I said earlier there has been a very serious situation that has been perpetrated by the government and the treasury benches directly in Federally Administered Tribal Area. Now

Sindh is basically a FATA area.

(interruption)

چوہدری اعتزاز احسن، اور تیسری بات یہ ہے کہ we have five honourable Senators sitting here, Mrs. Nasreen Jalil, Shaikh Aftab Ahmad Sahib, Raza Rabbani Sahib, Taj Haider shaib and Qaim Ali Shah Sahib who have been treated....

جناب چیئرمین، فرق صرف اتنا ہے - اعتزاز صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن، جناب! ایک گزارش سن لیں، who have been treated in such a deplorable conduct by the police, تھانوں میں ان کو ساری ساری رات بٹھائے رکھا۔ یہ راجہ صاحب ہمارے سینیٹ کے Leader of the House ہیں، یہاں بدقسمتی سے کوئی بھی وزراء میں سے سینیٹر نہیں ہے، ان سے میں کیا اپیل کر سکتا ہوں، آپ بھی اس سینیٹ کے ممبر ہیں، راجہ صاحب بھی سینیٹ کے ممبر ہیں باقی جو treasury benches پر بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے دوست ہیں، colleagues ہیں۔ اگر اس طرح سینیٹرز کے ساتھ treatment ہوگی قطع نظر---- کیا انہوں نے بم چلانے تھے، ان میں سے ایک بھی بم چلانے والا، ڈنڈا اٹھانے والا، پتھر مارنے والا نہیں ہے - اس لئے جناب چیئرمین!-----

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن، میں یہ عرض کر رہا ہوں جناب چیئرمین! اگر اس طرح باتیں کریں گے تو کل میں راجہ صاحب کی باتوں میں، تقریر میں اگر آپ کی اجازت سے وہ بات کریں گے اور اس میں اگر کوئی شور ہوا تو میں نہیں روک سکوں گا۔ یہ حکومتی بنچوں کو یاد رکھنا چاہئیے، دھیان میں رکھنا چاہیے - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہم questioh hour کو چلاتے ہیں I will be requesting all my colleagues. کہ

اب question hour چلاتے ہیں - آپ نے جس طرح کہا - لیکن اس کے بعد صرف آپ تھوڑا سا understand کریں کہ بڑی ہی خطرناک situation ہے -

جناب چیئرمین: اس کے بعد آپ کا Privilege Motion لیا جائے گا -

چوہدری اعتزاز احسن، پانچ سینیٹرز یہاں بیٹھے ہوئے ہیں- ایک ہمارے پروڈکشن آرڈر پر آئے ہیں علی نواز شاہ صاحب' ان کی وجہ سے یہ ساری یہاں situation ہوئی ہے کہ ایک سینیٹر گرفتار ہے' ان کو انسداد دہشت گردی میں گرفتار کیا ہوا ہے- Bail کے لئے یہ ہے کہ دو دو' تین تین ہفتے وہ تاریخ دے دیتے ہیں صرف ضمانت کے لئے - آج پھر وہ آپ کے آرڈر کے تحت آئے ہیں جن کو رہا ہونا چاہیئے تھا- اگر ایسا ہو جاتا تو شاید اس طرح دوست انگیخت نہ ہوتے - اتنے کھڑے نہ ہوتے جتنے ہیں - آپ تھوڑا سا اس پر sympathise کریں لیکن اب question hour کے بعد -

جناب چیئرمین، اس پر میں نے کہا ہے کہ اگر یہ نہیں چاہتے تو پھر ٹھیک ہے -

چوہدری اعتزاز احسن، نہیں' نہیں' ہم چاہتے ہیں -

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Question No.1, Iqbal Haider Sahib.

Q. No.1. (Q. No. 1 was deferred.)

Mr. Chairman: Any supplementary question.

سید اقبال حیدر - جب بھی ہم حکومت سے اس قسم کا سوال کرتے ہیں جس میں جرائم پیشہ اور عوام دشمن لوگوں کے نام کے اظہار کا خدشہ ہوتا ہے تو حکومت کہتی ہے کہ جواب نہیں آیا - دو مہینے پہلے میں نے پٹرول چوروں اور بلیک

مارکیٹ کرنے والوں کے بارے میں سوال کیا تھا کہ پٹرول کے کتنے ڈیلرز ہیں جن کے خلاف حکومت نے کارروائی کی ہے۔ دو مہینے پہلے سوال کیا تھا ' پانچ دن یا دس دن پہلے سوال نہیں کیا گیا تھا۔ اس کا جواب ہے کہ جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا ہے ۔ تومیری گزارش ہے کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے ' پورے پاکستان کے عوام اس سے متاثر ہیں ' انہیں لوٹا جا رہا ہے اور حکومت بانسری بجا رہی ہے۔ سوائے سیاسی مخالفین کے کسی کے خلاف کارروائی نہیں کررہی ہے ۔

(مداخلت)

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے اور آپ کو حیرانی ہو گی کہ حکومت کے تحت ایک پٹرول کمپنی PSO ہے ۔ کل پرسوں' میں چوہدری نثار صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں' میں نے خود پٹرول ڈلوایا۔ ٹویوٹا کرولا کا ۴۵ لیٹر کا ٹینک ہوتا ہے ' میں نے پورا ٹینک بھروایا جب کہ میری گاڑی کے ٹینک میں پٹرول باقی تھا۔ اس نے مجھے ۴۶ لیٹر کا بل دیا ۔ یہ قربان سروس اسٹیشن ڈیفنس سوسائٹی میں واقع ہے ۔ میں نے کہا گاڑی کے ٹینک میں ۴۶ لیٹر ڈل نہیں سکتا جب کہ میری گاڑی میں پٹرول پہلے سے بھی ہے لیکن انہوں نے کہا کہ ہم کیاکریں۔ یہ تو ہمارے لیٹرز ہیں۔ ہر پی ایس او نے انعامی سکیموں کے بینر لگائے ہوئے ہیں ' عوام کو دھوکہ دینے کے لیے کہ یہ انعام ملے گا' یہ تمہیں تحفے ملیں گے ۔ میں خاموش رہا۔ میں نے سوچا شاید یہ پٹرول پمپ والے ہمیں specific example دے رہے ہوں' day before yesterday چوہدری نثار صاحب! پی ایس او قربان سروس اسٹیشن ' ڈیفنس سوسائٹی پر کوئی بینر نہیں لگا' کسی گاہک کو کوئی گفٹ نہیں ملا ۔ میرا سوال یہ ہے کہ حکومت اس طرح کے گمراہ کن اعلانات کے خلاف اور پٹرول چوری کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا رہی ۔ میں نے جب ان سے سوال کیا کہ مجھے بتائیں کتنے کیسز آپ نے پٹرول کی adulteration اور چوری پر رجسٹر کیے ہیں تو کہتے ہیں کہ ابھی جواب نہیں آیا ۔ یہ کیا

رویہ ہے کہ آپ چوروں کے تو سر پرست ہیں' آپ کو صرف سیاسی رہنما ہی ملتے ہیں گرفتار کرنے کے لیے - تیل چوروں کو گرفتار نہیں کر سکتے -

(مداخلت)

جناب چیئرمین - چوہدری صاحب -

چوہدری نثار علی خان - شکریہ جناب چیئرمین- معزز سینیٹر جذبات میں کچھ باتیں کہہ گئے - مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ ہمارے مارکیٹنگ سیکٹر میں بہت سی کالی بھیڑیں ہیں ' اس میں کوئی شک و شبے کی گنجائش نہیں ہے مگر جتنے اقدامات ان لوگوں کے خلاف ہمارے دور حکومت میں ہوئے ہیں ان کا ریکارڈ سامنے ہو گا - یہ بات نہ تو شور شرابے سے ایک دوسرے پر مسلط کی جا سکتی ہے اور نہ شور و غل سے - ریکارڈ آپ کے سامنے ہو گا - سب سے پہلے میں ان کے اس سوال کا جواب دیتا ہوں جو انہوں نے کیا کہ اتنے عرصے سے جواب کیوں نہیں آیا- جناب! مجھے تو چند ہفتے پہلے یہ سوال ملا' میں انچارج ہوں تو جو public sector organizations ہیں اور میری وزارت کے متعلق تمام pumps کا ریکارڈ تین دن کے اندر ہمارے پاس پہنچ چکا تھا- مگر Shell اور Caltex جو private sector companies ہیں' انہوں نے ہمیں کہا ہے کہ تھوڑا سا عرصہ ان کو چاہیے تمام ریکارڈ tabulate کرنے کے لئے- اب ہمارے پاس کوئی ایسا طریقہ نہیں ہے سوائے ان کو بار بار کہنے کے کہ ہم ان کو convince کریں- بہرحال میں personally اس چیز کا نوٹس لوں گا اور ان دونوں private sector companies کو کہوں گا کہ جلد ہی وہ اپنا ریکارڈ پیش کریں-

میں معزز سینیٹر سے اور باقی عوام سے بھی یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بنیادی طور پر یہ ساری checking کا کام' جب سے میں نے initiative لیا ہے ' اس سے پہلے یہ صوبائی حکومتوں کا کام ہوتا تھا' وزارت کا دور دور تک اس checking کے بارے میں کوئی تعلق نہیں تھا اور قانون کے مطابق یہ تمام ذمہ داری صوبائی حکومتوں کی

ہوتی تھی، میں نے personally یہ initiative لے کر منسٹری کو activate کیا، وہاں cell قائم کیا۔ میں نے تمام companies کو اور جو private sector companies ہیں ان کے Chief Executives بلکہ ان کے Presidents سے بات کر کے، کیونکہ جیسے میں نے کہا ہے کہ میں اعتراف کرتا ہوں کہ ہمارے consumers کو اچھے معیار کا تیل نہیں مل رہا تو over and above it is our responsibility, ان سے بات کر کے ہم نے چھاپہ مار ٹیمیں تشکیل دیں۔ ہم نے companies کو کہا کہ آپ چھاپہ مار ٹیمیں ترتیب دیں اور انہوں نے ترتیب دیں اور چھاپے مارے گئے۔

جناب چیئرمین! میں معزز سینیٹر صاحب کو اور کیا بتاؤں کہ میں بطور وزیر خود پٹرول پمپز پر چھاپے مارتا رہا ہوں۔ مجھے کوئی ایک اور وزیر بتائیں جو یہ کام کرتا رہا ہو۔ تو یہ ایک issue میرے دل کے قریب تر ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ marketing side پر improvement ہو۔ خدائے نور صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور کئی اور دوست ہیں جو ہماری Standing Committee سے متعلق ہیں، آپ ان سے پوچھیں، میں نے ان کو کہا ہے کہ میں ایک ایک کو Ombudsman کے اختیارات دیتا ہوں اپنی وزارت میں۔ آپ چھاپے ماریں، کارروائی کریں اور جو آپ کارروائی کریں گے ہم اس کو support کریں گے۔ تو میرا مقصد یہ ہے کہ خواہ کوئی ایوان کے اس طرف بیٹھا ہو یا اس طرف بیٹھا ہو، ہماری سیاسی affiliation جو بھی ہوں، مگر ہم سب چاہتے ہیں کہ یہاں جو بنیادی مشکلات ہیں consumers کو وہ دور ہوں۔ اس کے لئے اقبال حیدر صاحب یا کوئی اور دوست مجھے کوئی رائے دے گا، کوئی guidance دے گا، ہم انشاء اللہ تعالیٰ اسے implement کریں گے۔ ریکارڈ جب سامنے آئے گا تو آپ خود دیکھیں گے کہ ہم نے کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی کی ہے۔ ہم نے ان کو ایک ایک لاکھ روپے کی punishments دیں۔ ہم نے ان کے marketing license cancel کئے۔ Marketing Companies نے licences take over کئے اور اگر آپ اجازت دیں تو

میں باقی جو ادوار حکومت رہے ہیں ان کا بھی ریکارڈ پیش کرتا ہوں کہ ان کے دور میں کتنا ہوا اور ہمارے دور میں کتنا ہوا۔ جس پٹرول پمپ کے بارے میں انہوں نے کہا ہے میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پر فوری طور پر انشاء اللہ تعالیٰ کارروائی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: جناب چیئرمین! شیریں جناح کالونی میں ٹینکرز سامنے کھڑے ہوئے ہیں۔ کھلم کھلا اس میں سے اصلی پٹرول نکالا جاتا ہے اور اس میں جعلی پٹرول ڈالا جاتا ہے۔ میں یہ کورنگی کراچی کی بات کر رہا ہوں کہ وہاں پر کھلم کھلا کاروبار ہو رہا ہے adultration of petrol کا۔

جناب چیئرمین: اقبال حیدر صاحب! انہوں نے کہا ہے کہ آپ کو اختیار دیتا ہوں، آپ چھاپہ ماریں اور ان کو بتائیں۔ coordinate with him.

(مداخلت)

سید اقبال حیدر: جناب! ان کے پیچھے تو پولیس کا اسکواڈ ہوتا ہے۔

چوہدری نثار علی خان: جناب میں اقبال حیدر صاحب کو کہتا ہوں اور اس ایوان میں بیٹھے ایک ایک سینیٹر کو کہتا ہوں، وہ اس طرف کے ہیں یا اس طرف کے ہیں، ہم نے بار بار اشتہار دیا ہے اخباروں میں بھی، ٹی وی پر بھی، ہم نے ایک Cell create کیا ہے۔ ہمیں بے انتہا اس سلسلے میں خطوط بھی آتے ہیں، faxes بھی آتے ہیں اور فون بھی آتے ہیں۔ You just call up that number, ہمارا DG(oil) یا Director جو بھی relevant ہے ان کے ساتھ جائے گا اور یہ پورے پاکستان میں کسی پمپ پر بھی چھاپہ مارنا چاہیں، ہم ان کے ساتھ تعاون کریں گے اور ان کے خلاف کارروائی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جناب مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر: شکریہ جناب چیئرمین! یہ مسئلہ جو ہے کہ صارفین کو

quality اور quantity-wise both, they are suffering. اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور اس سلسلے میں سینٹ کی Standing Committee میں ہم نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا اور میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر موصوف نے اس معاملے میں بہت زیادہ تعاون کیا ہے۔ انہوں نے ایک سب کمیٹی بھی بنائی اور اسے پورا اختیار دیا کہ آپ جس پمپ پر مرضی جائیں۔ اب ہم لوگ چھاپے مارنے سے تو رہے۔ میں جو اصلی بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے جناب والا! کہ اس منسٹری میں یا جو پبلک سیکٹر ہے اس میں اتنی کالی بھیڑیں ہیں کہ ان کے جتنے بھی فیصلے ہیں ان پر عملدرآمد نہیں ہوتا۔ میں تین دن پہلے' پشاور کنٹونمنٹ میں ایک پی ایس او کے پمپ پر گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ کے پاس ایک complaint book ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس تو complaint book نہیں ہے۔ ایک سال پہلے یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ ان کی اتنی strong lobby ہے کہ اس سب کمیٹی کو بھی سبوتاژ کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد میں نے اسے کہا کہ پہلی دفعہ اور آخری دفعہ کس نے یہاں پر آپ کی inspection کی تھی ۔ انہوں نے جواب دیا کہ 1998 میں ان کے اپنے پی ایس او کے مینجر نے چیکنگ کی تھی۔ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم بھی اپوزیشن میں ہیں' ہم بھی تعاون کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ عوام کا مسئلہ ہے۔ مل جل کر اس کو حل کرنا چاہیئے۔ یہ بہت سنجیدہ مسئلہ ہے ۔

جناب چیئرمین : آپ سوال پوچھیں ۔

سید مسعود کوثر : جناب یہ ایک لاکھ جرمانہ کرتے ہیں۔ ایک لاکھ روپے اگر ہر روز ان کو جرمانہ کر دیا جائے تو ان کو فرق نہیں پڑتا کیونکہ ان کی اتنی گنجائش ہے کہ وہ جرمانہ دے سکتے ہیں۔ میں نے میٹنگ میں بھی ان سے کہا تھا کہ آپ ان کے لائسنس کینسل کریں۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا منسٹر صاحب یہ assurance دینا چاہتے ہیں ۔

(مداخلت)

سید مسعود کوثر: ایک سوال کا کوئی meaningful جواب تو آئے۔ کیا منسٹر صاحب یہ assurance دینا چاہتے ہیں کہ فیڈرل گورنمنٹ یا ان کی منسٹری ان تمام لوگوں کے لائسنسز کینسل کرنا چاہتی ہے جنھوں نے adulteration کی ہے یا جو کم اور کوالٹی کے حساب سے صحیح نہیں دے رہے۔ کیا ایسا کرنا چاہتی ہے یا آئندہ کوئی ارادہ رکھتی ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین، منسٹر برائے پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین! میں نے جیسے کہا کہ record will speak for itself جب میں سارے کوائف یہاں پر سامنے لاؤں گا تو بہت سے سوالات ایسے ہیں جو خود بخود واضح ہو جائیں گے۔ میں ایک دفعہ پھر یہ بات دہراتا ہوں کہ اس سے پہلے تمام حکومتوں کے ادوار میں، صوبائی حکومتوں کے ذمے یہ کام ڈالا گیا تھا۔ میں نے منسٹری کو اور مارکیٹنگ کمپنی کو activate کیا۔ اب ان کا یہ specific سوال کہ کینسل کر دیا جائے، اس کا ایک طریقہ کار ہے۔ جب پہلی دفعہ کہیں adulteration ہوتی ہے تو اگر ایسا ایریا ہے جہاں سیل بہت کم ہوتی ہے تو یہاں پر جرمانہ شاید کم ہے بیس یا پچیس ہزار ہے۔ پہلی دفعہ جرمانہ ہوتا ہے according to the law, دوسری دفعہ اگر پھر وہ اس چیز میں ملوث پایا جائے تو cancellation ہوتی ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتاؤں کہ اپنے پچھلے دور حکومت میں پہلی دفعہ ہم نے بہت بڑے بڑے ڈیلرز کے adulteration کی بنیاد پر لائسنسز کینسل کئے۔ یہ بھی ریکارڈ میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ میں اس مسئلے میں نہیں پڑنا چاہتا تھا مگر ریکارڈ بتائیں گے کہ میں نے کتنے ڈیلرز کے لائسنسز adulteration کی بنیاد پر کینسل کئے ہیں اور کئی ایسے لوگ بھی ہیں جن کا تعلق ہماری پارٹی کے ساتھ ہے۔ مگر ان میں سے تقریباً 99% پچھلے دور حکومت میں سارے کے سارے بحال ہوگئے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر حئی صاحب! آخری سوال۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف سے صرف یہ ضمنی سوال کروں گا کہ انہوں نے خود فرمایا ہے کہ کالی بھیڑیں بہت ہیں۔ پٹرول ' ڈیزل ' خوراک ' ادویات سب ملاوٹ شدہ ملتی ہیں۔ سب سے بڑھ کر دکھ کی بات یہ ہے کہ اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کمی تو نہیں ہو رہی ہے۔ یہ جو کالی بھیڑیں ہیں ان کی سرپرستی سٹیٹ کی طرف سے ہو رہی ہے۔ اگر سٹیٹ سرپرستی کرنا چھوڑ دے تو میں آج دعوے سے کہتا ہوں کہ عوام ان کے ساتھ تعاون کریں گے۔

جناب چیئرمین : سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : میرا سوال ہے کہ سٹیٹ کی سرپرستی میں یہ کالی بھیڑیں کب تک ملٹی ملینیر بنتی رہیں گی۔ کروڑ پتی ارب پتی بنتے رہیں گے۔ ان کی سرپرستی سٹیٹ کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر برائے پٹرولیم ۔

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین! سٹیٹ کی سرپرستی تب ہو اگر منسٹر لیول پر یہ ساری چیزیں الاٹ کی جائیں۔ میں آج یہاں کھڑا ہو کر سب کے سامنے کہہ رہا ہوں کہ میں نے آج تک ایک پٹرول پمپ الاٹ نہیں کیا۔ میں نے آج تک ایک گیس ایجنسی الاٹ نہیں کی۔ جو چور ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے ۔ جیسے میں نے گزارش کی ہے کہ ریکارڈ آپ کے سامنے ہوگا اور بڑے سینیئر قسم کے لوگ' جن کے یہ پٹرول پمپ ہیں' ان میں سے کئی کا تعلق ہماری پارٹی سے ہوگا' کئی کا ان کی پارٹی سے تعلق ہوگا۔ جب بھی میں وزیر بنا' ان کے licence کینسل ہوئے and record will also show that whenever our government left, those licences were then unfortunately put back اور انہی لوگوں کو دیئےگئے جن کے خلاف کارروائی ہوئی تھی۔

مگر میں آج اسی کے حوالے سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب میں نے

کہا ہے کہ ایک ایک سینیٹر کو خواہ وہ اس طرف بیٹھے ہیں یا اس طرف بیٹھے ہیں۔ ان کو اپنے اپنے حلقے میں پورے طور پر اختیارات ہیں ۔ صرف ان کی ایک ضرورت ہے ۔ جانے سے پہلے ہمارے محکمے کا ایک آدمی ساتھ لے کر جائیں ۔ اپنے اپنے حلقے میں یا پاکستان کے کسی کونے میں یہ چھاپہ ماریں گے جو یہ فیصلہ کریں گے ۔ اس پر ہم انشاء اللہ پابند ہوں گے۔

Mr. Chairman: Next question No.2, Mr. Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haidar: Question No. 2.

لیکن سوال نمبر ۱ کو ڈیفر کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ ڈیفر ہو گیا۔

2. * Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the transformer installed in village Ghrota, Tehsil Shakargarh, District Narowal has been burnt;

(b) whether it is also a fact that the Wapda Authorities (Shakargarh) has refused to replace/repair the said transformer, if so, its reasons; and

(c) the time by which the said transformer will be replaced/repaired?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) Yes, Transformer of the said village was burnt on 1-8-1999.

(b) No, it is not a fact.

(c) New transformer has already been installed on 5-8-1999.

جناب چیئرمین۔ سپلیمنٹری سوال؟

Syed Iqbal Haider: No supplementary.

Mr. Chairman: We take up question No. 3, Dr. Ismail Buledi Sahib.

3. * **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the time by which Saindak Project will start functioning?

Ch. Nisar Ali Khan: As soon as the Saindak Metals Limited is able to secure working capital for the project.

جناب چیئرمین۔ سپلیمنٹری سوال؟

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب میں نے سوال سینڈک پراجیکٹ کے متعلق کیا تھا۔یہ بلوچستان اور پورے ملک کے لئے ایک بہت اہم پراجیکٹ ہے لیکن اس کا قصور صرف یہ ہے کہ یہ بلوچستان کی سرزمین پر موجود ہے ۔جب میں خود سینیٹر بنا اور میں پٹرولیم اینڈ گیس کمیٹی کا ممبر بھی ہوں، جس وقت بھی ہماری میٹنگ ہوتی ہےاور نثار صاحب موجود ہوتے ہیں تو ان سے یہ کہنا ہے کہ اس پر ۱۶ ارب خرچ کرنے کے بعد اب اس کو چلانے کے لئے صرف ایک ارب روپے کی ضرورت ہے ۔لیکن ابھی تک انہوں نے ایک ارب روپے کا بندوبست نہیں کیا۔ اس کی وجہ سے وہاں کروڑوں اربوں روپے کی جو مشینری ہے وہ ناکارہ ہوتی جا رہی ہے، وہاں سڑ رہی ہے ۔میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں اور وہ ماشاء اللہ بااختیار ممبر ہیں۔ ہمارے پاکستان میں خوش قسمتی سے سب سے زیادہ بااختیار منسٹر ہیں۔

جناب چیئرمین۔ سوال پوچھیں ۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ بتا دیں کہ وہ پنجاب ایئر پورٹ کے لیے ۱۶ ارب روپے دیتے ہیں تو سینڈک پراجیکٹ کو چلانے کے لئے ایک ارب روپیہ کا کب بندوبست کریں گے؟

چوہدری نثار علی خان۔ جناب چیئرمین! میں نے معزز سینیٹر صاحب سے پہلے بھی ایک دفعہ گزارش کی تھی۔ایک دفعہ پھر کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اور وہ بنیادی طور پر ایک سائیڈ کے ہیں ۔ہم بھی انہی کی طرح مانگنے والے ہیں۔ مگر یہ پیسہ حکومت کی طرف سے تو نہیں آئے گا ۔ ظاہر ہے کہ کسی .financial institutions کی طرف سے آئے گا۔ پچھلے چند مہینوں میں ہم نے دو طریقوں سے کوشش کی ہے ۔ایک تو جب ہم اپنے پبلک سیکٹر کے بنکوں کے پاس گئے تو انہوں نے اس لحاظ سے مجبوری ظاہر کی کہ بقول ان کے یہ پروگرام یا یہ پراجیکٹ economically viable نہیں۔ اور اگر یہ economical نہیں ہے تو اس لئے انہیں اپنے پیسے کے واپس نہ ہونے کا خدشہ تھا۔ بہرحال بڑی لے دے ہوئی ۔ آخر میں فیصلہ یہ کیا گیا کہ partly ہم پبلک سیکٹر سے فنانس کرائیں اور partly private sector سے۔ اکنامک کمیٹی آف کیبنٹ کے پاس لے کر گئے، وہاں بھی یہ مسئلہ کسی کنارے نہ لگ سکا اور وہاں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بہتر ہے کہ یہ صرف پرائیویٹ سیکٹر سے فنانس کیا جائے۔ پرائیویٹ سیکٹر کا ایک کنسورشیم تقریباً پچھلے سال تیار ہو چکا تھا۔ تقریبا commitment بھی ہو چکی تھی۔ یہ وہ وقت تھا جب نیوکلئیر explosion انڈیا نے بھی کیا۔ پھر ہم نے کیا اور sanctions لگ جانے کی وجہ سے ہمارے ساتھ جن بنکوں نے commit کیا تھا، انہوں نے withdraw کر لیا ۔اس کے بعد ہمارے پاس ایک option رہ گیا تھا۔ وہ یہ کہ ایک دفعہ پھر ہم چائنا سے بات کریں۔ پچھلے تقریباً آٹھ مہینوں سے ہماری چائنا سے بات چیت چل رہی ہے ۔اور ہم نے انہیں soft credit کے لئے کہا بھی ہے اور اس سلسلے میں بات چیت بھی چل رہی ہے اور مجھے امید ہے کہ اگلے مہینے ہمارے جو ایم ڈی ہیں ان کے ساتھ ایک delegation بھی

چائنا جا رہا ہے - After all چائنا کا بھی اس میں ایک interest ہے because they have invested a lot of money in this project. تو مجھے انشاء اللہ امید ہے کہ اگلے مہینے اس سلسلے میں کوئی پیش رفت ہو گی -

جناب چیئرمین- جی' جناب الیاس بلور صاحب-

جناب الیاس احمد بلور- سب سے پہلے تو میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ بڑا غلط ہے اور سینٹ کی توہین ہے-

As soon as the Sandak Metals Limited is able to secure working capital for the project. جناب! مجھے اس کا بہت زیادہ افسوس ہوتا ہے -یہ جواب منسٹری کی طرف سے آنا بہت غلط ہے - کیونکہ this is not a private company. وہاں قومی سرمایہ لگا ہوا ہے اور پچھلی حکومتوں نے وہاں پر چین کا پیسہ لگایا ہے - اگر یہ پروجیکٹ پنجاب میں ہوتا تو لازمی طور پر پیسہ کہیں نہ کہیں سے آ جاتا - بدقسمتی یہ ہے کہ بلوچستان میں ہے - تبھی وہ پیسہ اکٹھا کرکے نہیں دے سکتے- ابھی جناب معزز منسٹر نے ایک اور بات کہی - آپ کو یاد ہوگا کہ جب انہوں نے پہلے سوال کے جواب میں کہا کہ یہ چیکنگ پہلے provincial subject تھا اور اب اسے میں سینٹر میں لے آیا ہوں - آپ تو وفاق کا بیڑہ پہلے ہی غرق کر رہے ہیں لیکن اب ہر طرف وفاق کا بیڑہ غرق کر رہے تھے یہ ایک غلط طریقہ ہے - جناب! یہ پیسہ ضرور arrange ہونا چاہیے کیونکہ پنجاب میں ایسے جتنے بھی پبلک سیکٹر کے پروجیکٹس ہیں وہ سارے چل رہے ہیں - خواہ وہ جس جگہ پر بھی ہیں' خواہ وہ روڈ ٹرانسپورٹ ہے- اگر بنک سمیڈا کو پیسے دے سکتا ہے تو why not this project Sandak. SMEDA is not a viable project, I tell you that SMEDA will be a biggest default in this country.

جناب چیئرمین- منسٹر فار پٹرولیم --

چوہدری نثار علی خان -ایک تو میں واضح کردوں کہ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ

یہ پراونشل سبجیکٹ تھا اور میں اسے واپس سنٹر میں لے آیا - میں نے یہ کہا تھا کہ under rule صرف اس پر صوبائی حکومتیں کارروائی کرسکتی ہیں - کیونکہ طریقہ کار اور سارا سسٹم بھی صوبائی حکومتوں کے پاس ہے - ان کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سٹی مجسٹریٹ ہیں - چھاپے کا اختیار ان کو تھا - اس وقت بھی صوبائی حکومتیں یہ چھاپے مار رہی ہیں - میں نے ابھی سوال کے جواب میں کہا تھا کہ بہت سی اطلاعات ہمیں صوبوں سے آتی ہیں - تو یہ نہیں ہے کہ صوبوں کا کام ہم نے ختم کر دیا ہے - Over and above that ہم صرف complement کر رہے ہیں۔اور ایک اچھے کام کے لئے کر رہے ہیں - چھاپے مارنے کے لئے کر رہے ہیں اور law میں یہ provision ہے اور وہ یہ provision ہے کہ over and above the provincial government marketing companies بھی یہ چھاپے مار سکتی ہیں - یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ یہ power excercise نہیں کر رہیں - تو اس میں فیڈرل اور صوبے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ایک اچھے کام کے لئے marketing companies کو بھی activate کیا ہے -

جہاں تک اس پروجیکٹ کا تعلق ہے جناب! ایسے پروجیکٹس ہیں، خواہ وہ پنجاب میں ہیں ، سندھ میں ہیں، فرنٹیئراور بلوچستان میں ہیں جن پر for want of funds کام رکا ہوا ہے - میں معزز رکن کی اطلاع کے لئے یہ بھی گزارش کردوں کہ اس پر جو رقم خرچ ہوئی، تقریباً دو دفعہ ہماری حکومت رہی اور بیچ میں پیپلز پارٹی کی حکومت بھی آئی - پیپلز پارٹی کی حکومت نے بھی اور دو دفعہ جب ہم آئے ہم نے بھی پیسہ دیا - بات یہ کی جاتی ہے کہ چودہ ، پندرہ یا سولہ ارب روپے کی، اس میں سے جو زیادہ disbursement اس پروجیکٹ کے لئے ہوئی ہے وہ ہمارے دور میں ہوئی ہے - اگر ہم پروجیکٹ یا صوبے کے خلاف ہوتےتو پھر یہ مسئلہ نہ ہوتا - Overall اس وقت ایک financial crunch ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ جلد یہ پروجیکٹ پھر سے شروع ہو سکے -

جناب چیئرمین-حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ جناب چیئرمین ! پہلی بات یہ ہے کہ اس ہاؤس میں بار بار اس سے قبل بھی یہ پروپیگنڈا کیا جاتا رہا ہے کہ economically Sandak project is not viable. میں آپ کے تجربہ کاروں اور ماہرین کو چیلنج کرتا ہوں کہ ہم ایک موشن رکھتے ہیں' discuss کریں ۔ جب بھی کوئی بلوچستان کا پروجیکٹ آتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ economically viable نہیں ہے ۔

نمبر۲' ہم اس پر بحث کریں گے ۔ آپ اس کو مجلس قائمہ میں رکھیں یا یہاں اس فلور پر رکھیں ۔ ہم یہ ثابت کریں گے کہ یہ پروجیکٹ viable ہے اور تمام تفاصیل ہم آپ کو فراہم کریں گے' economically viable ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ ہم اس پروجیکٹ کے خلاف نہیں ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ آپ دھیرے دھیرے کم کم پیسہ اس کے لئے مختص کرتے ہیں اور یہ پروجیکٹ prolong ہوتا جارہا ہے ۔ چونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر آپ اس پروجیکٹ کو کامیاب ہوتا دیکھنا ہی نہیں چاہتے ۔ یہ پروجیکٹ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے ۔ Inflation دن بدن بڑھتا جا رہا ہے ۔ اس وجہ سے جو وزارت نے جواب دیا ہے وہ نہیں بلکہ وزیر صاحب نے جو تفاصیل بتائی ہیں اس میں یہ جواب دینا چاہیئے تھا ۔ انہوں نے اس سے پہلے بھی ہمیں یہ assurance دی تھی کہ چین کے ساتھ بات چیت ہو رہی ہے ۔ ان کی ایک شرط ہے ۔ میں نے اس وقت بھی پوچھی تھی ۔ آپ ان کی شرط کیوں نہیں مانتے جب وہ اس بات کے لئے تیار ہیں ۔ آپ ہمیں assurance دیں کہ سینیٹروں کے ہمراہ ان کے ساتھ بات چیت کی جائے گی ۔ وہ کیسے نہیں مانتے ہیں ۔ پتہ نہیں آپ کیسے ان کے ساتھ بات کرتے ہیں ۔

جناب چیئرمین، جناب وزیر برائے پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان، مجھے معلوم نہیں ہے کہ کیوں میرے جواب میں سے

کوئی ایک لفظ لیا جاتا ہے اور اس کو مدنظر رکھ کر کوئی سوال کر دیا جاتا ہے۔ میں نے قطعی طور پر یہ نہیں کہا کہ project uneconomical ہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ جب ہماری کمرشل اداروں سے بات چیت چل رہی تھی تو انہوں نے کہا، یہ ان کا view point تھا، یہ Ministry or government کا view point نہیں ہے، اگر Ministry or government کا view point ہوتا تو اس پر اتنے ارب روپے خرچ نہ ہوتے۔

میں معزز سینیٹر کے اس سوال کا پہلے بھی جواب دے چکا ہوں۔ اب غیب کا علم تو میرے پاس ہے نہیں۔ ان کے کہنے پر میں نے respond کیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ چینی پیسہ دینے کے لیے تیار ہیں provided we give the management over to them. میں نے اس وقت بھی ان کو کہا تھا کہ یہ condition میرے سامنے نہیں آئی۔ اگر یہ condition وہ میرے سامنے رکھیں تو میں اسی وقت سے آپ سے متفق ہوں کہ چینی یہ management بھی رکھیں اور project بھی شروع کریں۔ اگر سینیٹر صاحب کے پاس کوئی ایسی اطلاعات ہیں جو مجھے نہیں ہیں تو وہ میرے پاس آئیں۔ اگر وہ اس ایک commitment پر Chinese کو راضی کر سکتے ہیں تو میں کل ہی management ان کو دے دوں گا۔

جناب چیئرمین: جناب اعتزاز احسن صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب! میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہاؤس کی tradition ہے کہ جب بھی گیلری میں کوئی معزز مہمان آ کے بیٹھیں تو ہم recognise کرتے ہیں۔ اس وقت صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: Recognise غیرملکی مہمانوں کو کرتے ہیں، ملکی مہمانوں کو نہیں کرتے۔

چوہدری اعتزاز احسن: نوابزادہ نصراللہ صاحب اور سابق سپیکر نیشنل اسمبلی جناب حامد ناصر چٹھہ صاحب تشریف لائے ہیں۔

جناب چیئرمین: حسین شاہ راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی: جناب چیئرمین! وزیرصاحب نے فرمایا کہ مسئلہ یہ ہے کہ رقم فراہم نہیں ہوتی۔ میں ان سے پوچھوں گا کہ جناب وزیر اعظم صاحب نے مسلمہ طور پر نو سو ملین بنکوں کے (***) کیا وزیر صاحب' وزیر اعظم پر پریشر ڈالیں گے کہ وہ پیسے دیں تا کہ سینڈک پراجیکٹ شروع ہو سکے۔

جناب چیئرمین: وزیر پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان: یہ تو معزز سینیٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ پرائم منسٹر کچھ owe کرتے ہیں۔ اگر ان کو ملک سے اتنی ہی محبت ہے تو ان کی لیڈر جو کچھ owe کرتی ہیں اور (***) کر کے لے گئی ہیں اور ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۵' اسمٰعیل بلیدی صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اعتزاز احسن صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب چیئرمین! میں آپ کے ذریعے اولاً تو صرف یہ گزارش کروں گا تاکہ ماحول ٹھیک رہے۔ صفدر! you sit down please. میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ماحول ایک دم کشیدہ ہو جائے گا۔ ماحول کسی کے قابو میں نہیں رہے گا۔ Issues subjudice ہیں' زیر سماعت ہیں۔ میں برملا کہنا چاہتا ہوں کہ میرا موقف عدالت میں یہ ہوگا کہ وہ بے گناہ ہیں۔ یہ لاکھ چارجز لگائیں' یہ مسئلہ عدالت میں ہے ۔ اس طرح کا لفظ کہنا غلط ہے کہ (***) کر کے گئے ہیں یا کچھ اور لے گئے ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا' میں تہذیب کے دائرے میں رہنا چاہتا ہوں اور رہوں گا اور ان سے گزارش کروں گا کہ فیصلہ عدالت میں ہونا ہے ۔ چوہدری صاحب soft-spoken ہیں۔ معلوم نہیں کس طرح طیش میں آ کے ایسا لفظ استعمال کیا ہے ۔

soft-spoken ہیں۔ معلوم نہیں کس طرح طیش میں آ کے ایسا لفظ استعمال کیا ہے - اس وقت معاملہ زیر سماعت ہے' عدالت میں فیصلہ ہونا ہے۔ اپیل ہے' اگر انہوں نے میری اپیل کا پہلے سے فیصلہ کر دیا ہوا ہے جو کہ سپریم کورٹ نے کرنا ہے تو آج بتا دیں۔ اگر سپریم کورٹ نے وہ فیصلہ کرنا ہے تو پھر یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔ اگر یہ الفاظ واپس نہیں لیتے تو پھر ہم اپنا ردعمل ظاہر کریں گے۔

جناب چیئرمین : چوہدری صاحب ! یہ واقعی subjudice ہے - I think, it is appropriate کہ---

چوہدری نثار علی خان، جناب چیئرمین! میرا خیال ہے یہ دونوں طرف apply ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین ، جی correct. دونوں طرف سے جو accusations ہیں ان کو personally واپس لے لینا چاہئیے۔

چوہدری اعتزاز احسن، وہ owe کرتے ہیں۔ یہ بڑی clear بات ہے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ انہوں نے (***) کی ہے۔

Mr. Chairman: Both these matters are subjudice.

Ch. Aitzaz Ahsan: Sir, no, the Prime Minister has admitted that he owes. Just a minute, Prime Minister in his address on the 11th of June 1998 admitted.

انہوں نے کہا کہ میں یہ تین فیکٹریاں' اتنی بڑی اتفاق فاؤنڈری دیتا ہوں' فلاں دیتاہوں' فلاں دیتا ہوں' اس میں سے آپ نکالیں۔ Technically راشدی صاحب کی بات غلط نہیں ہے' Prime Minister خود کہتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال یہ subjudice معاملے ہیں -

(***) Expunged by order of the Chairman

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب! ان الفاظ پر کوئی deal نہیں ہو سکتی ہے کہ راشدی صاحب بھی واپس لیں اور Minister صاحب بھی واپس لیں۔ یہ Minister صاحب کو unilaterally واپس لینا چاہیئے۔

Mr. Chairman: I expunge these words.

Ch. Aitzaz Ahsan: No, sir,no.

(interruption)

Mr. Chairman: I expunge these words.

جہانگیر بدر، آپ نے سوال پوچھ لیا ہے؟

جناب جہانگیر بدر۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ، اجمل خٹک صاحب! فرمائیے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب چیئرمین! اس طرف سے معزز وزیر صاحب نے ملک کی ایک شخصیت اور ہماری لیڈر کے خلاف الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہ اس ہاؤس میں بیٹھی ہوئی Joint Opposition کی لیڈر ہیں اور میں ان کا ممبر ہوں۔ اس لحاظ سے میں اصولاً، اخلاقاً ہر لحاظ سے ان کو Joint Opposition کی لیڈر سمجھتا ہوں۔ اس لحاظ سے وہ میری بھی لیڈر ہے۔ کسی کو برا لگے تو وہ جلتی آگ پر بیٹھ جائے۔

جناب چیئرمین۔ جہانگیر بدر صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ لیکن۔

جناب چیئرمین۔ جی، جی۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ *** کا لفظ استعمال کیا ہے، یہ واپس نہیں لیتے تو۔۔۔

(***) Expunged by order of the Chairman

جناب چیئرمین۔ میں نے وہ حذف کر دیا ہے۔ آپ expunged سمجھیں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ نہیں نہیں، واپس لینا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جب میں نے ختم کر دیا ہے تو پھر کیا ہے۔ جناب جہانگیر بدر صاحب۔ میں نے حذف کر دیا ہے، وہ لفظ ہی نکال دیا ہے۔ ایک منٹ جہانگیر بدر صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جس طرح خٹک صاحب کو اجازت دی ہے، اس طرح میں اجازت دے رہا ہوں۔

جناب انور کمال خان مروت۔ کل تک جب محترمہ وزیر اعظم تھیں اور ہم تحریک نجات چلاتے رہے تو جناب ANP نے ہی ان کو *** کہا تھا اور آج وہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جہانگیر بدر صاحب۔

جناب جہانگیر بدر۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب چیئرمین - جی فرمائیے - Please, let's proceed with the matter.

جہانگیر بدر صاحب ' again I would request the honourable Senators, please be calm.

جناب جہانگیر بدر۔ (***)

Mr. Chairman: This is not proper remark. Please.

جناب جہانگیر بدر۔ چلیں جی۔

جناب چیئرمین۔ میں یہ بھی حذف کرتا ہوں I expunge these remarks

(***) Expunged by order of the Chairman

also. ایسی بات نہیں کرنی چاہئیے۔

جناب جہانگیر بدر۔ جناب چیئرمین! انہیں آپ پارلیمانی آداب بھی سکھایا کریں۔ آپ کا ان کی پارٹی سے تعلق ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ یہی بولتے رہیں۔

جناب چیئرمین۔ چلیں سوال کریں۔

جناب جہانگیر بدر۔ جناب والا! میرا سوال راشدی صاحب کے سوال سے ملتا جلتاسوال ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ اس ملک کے بنکوں کا کوئی 150 ارب روپے کے قریب۔ ایک منٹ، اس سے بھی بہت زیادہ ہے جو آپ بتا رہے ہیں، یہ میں وہ رقم بتا رہا ہوں جو دس لاکھ سے زیادہ کے record پر ہے۔دس لاکھ سے زیادہ ہے، اسی ایک کے پاس، 150 ارب کے قریب جو روپے ہیں، یہ اس ملک کے مختلف سیاستدان، سرمایہ دار اور جاگیردار ہیں---

جناب چیئرمین۔ پتا تو چلے کہ کیا سوال ہے پھر میں اجازت دوں گا۔ Please let me hear the question کہ وہ کیا پوچھ رہے ہیں۔

جناب جہانگیر بدر۔ ایک منٹ۔

جناب چیئرمین۔ جی، جی فرمائیے۔ ایک منٹ جناب عاقل شاہ صاحب! for God's sake جی۔

جناب جہانگیر بدر۔ یہ جو 150 ارب کے قریب روپے تھے، یہ اب 230 کے قریب ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ Petroleum سے کیا تعلق رکھتے ہیں؟

جناب جہانگیر بدر۔ میں ایک بات کہنا چاہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی، جی۔

جناب جہانگیر بدر۔ کیونکہ وزیر پٹرولیم سے تعلق ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو بات نہ ہوئی۔

جناب جہانگیر بدر۔ جناب والا! آپ میری بات سنیں - میں نے یہاں پر ایک سوال کیا تھا۔

جناب چیئرمین۔ جی، جی۔

جناب جہانگیر بدر۔ میں نے یہاں پر ایک سوال کیا تھا۔ میں نے اس ایوان میں پوچھا It is on the record that who is the biggest defaulter in Pakistan تھا
اس کے جواب میں کہا گیا تھا Nawaz Sharif is the biggest defaulter.

Mr. Chairman: It has nothing to do with the Petroleum Ministry. Question No. 5.

5. * **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any case pending against the former M.D. of Saindak Project on corruption charges, if so, its details?

Ch. Nisar Ali Khan: A case against former Mangaing Director Saindak Metals Limited was registered by FIA under FIR No. 11/95 for hisallegedly involvement in the purchase of sub standard material causing a loss of Rs. 1.6 million. The case is still under investigation with FIA Quetta. Besides, two cases of financial irregualrity against the officers are being investigated by a departmental ommmittee.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی -جناب والا! میں نے سوال پوچھا تھا کہ سینڈک پروجیکٹ کے سابق مینیجنگ ڈائریکٹر کے خلاف جو 1.6 million rupees corruption کا الزام ہے اور چھ سال سے یہ under investigation ہے، یہاں پر اب بھی چھوٹی سی

سیاست پر اپوزیشن اور حکومت والے ایک دوسرے پر الزام لگاتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ جس کو بھی حکمرانی کا موقع ملا ہے اس نے اس ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا ہے۔ کسی نے اس ملک کو معاف نہیں کیا۔ یہ خواہ مخواہ وقت ضائع کرتے ہیں - میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سینڈک پروجیکٹ کا جو سابقہ ایم ڈی تھا اس کے خلاف اتنی بڑی رقم کی کرپشن کا الزام ہے اور اب تک اس کے خلاف تحقیقات جاری ہیں' تو کیا جب تک ہم زندہ ہیں یا اگلے پچاس سال تک یہ تحقیقات مکمل ہو جائیں گییاہمارے مرنے کے بعد تک جاری رہیں گی۔ اس ملک میں بدقسمتی سے جس طرح کرپشن ہوتی ہے' جو ملک کو لوٹتے ہیں' جو چوری کرتے ہیں ان کی پروموشن ہو جاتی ہے۔ اگر وہ پہلے نچلے درجے کا افسر تھا.تو اس کو پروموٹ کرکے ایم ڈی بنا دیا جاتا ہے - دوسری بات یہ ہے کہ فی الحال یہ ایم ڈی جس کے خلاف کرپشن کا الزام ہے کہاں کام کر رہا ہے -

جناب چیئرمین۔ وزیر برائے پٹرولیم۔ ان کی زندگی میں یہ تحقیقات مکمل ہو جائیں گی یا نہیں - یہ ان کا سوال ہے۔ ان کی زندگی کے لئے بھی دعا کرتے ہیں۔ خدا کرے لمبی زندگی ہو' صحت ہو۔

چوہدری نثار علی خان۔ آمین! آپ کے سامنے تفصیل دے دی گئی ہے۔ میں صرف معزز رکن اور ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس شخص کو معطل بھی میں نے کیا - سینڈک پروجیکٹ سے بھی میں نے ہٹایا اور اس کے خلاف تمام enquiries میں نے initiate کیں۔ مگر ساتھ ساتھ میں یہ گزارش کر دوں کہ پہلا مرحلہ تو میری ذمہ داری میں آتا ہے اس کے بعد اس کی جو انکوائری ہوتی ہے' جیسا کہ آپ جانتے ہیں وہ ایف آئی اے.کرتی ہے - ہم پچھلے چند ماہ سے ان کیسوں کو follow کر رہے ہیں۔ ان سارے کیسوں میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو یا تو ریٹائر ہو چکے ہیں یا نوکری چھوڑ چکے ہیں۔ اس لئے ایف آئی اے کو مشکل پیش آ رہی ہے۔

یہ میری ذمہ داری نہیں ہے لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ میں انشاء اللہ اس کو follow کروں گا ۔ اس سلسلے میں اب تک جو تحقیقات ہوئیں ہیں وہ بھی میں ایوان کے سامنے پیش کروں گا ۔

جناب چیئرمین۔ محمد رفیق راجوانہ صاحب ۔

Muhammad Rafique Rajwana: Sir, the case was registered in November 1995. No doubt, the worthy Minister said that there were some problems that those people have retired from the service. But it is really, strange

that 1995 میں ایف آئی آر درج ہوئی ہے، آج 1999 آ گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ، ایف آئی اے کے متعلقہ وزیر آج تشریف فرما نہیں ہیں ' یہ expedite کیا جائے کیونکہ ابھی تک under investigation ہے، چار سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے اور uptill now the challan should have been submitted in the court and the trial should have been started. So that it would have conveyed a meassage to the other corrupt people also.

چوہدری نثار علی خان ۔ میں ان سیاسی باتوں میں نہیں جانا چاہتا تھا مگر معزز سینیٹر نے تاریخ بتا دی ۔ بدقسمتی ہے کہ ایک شخص Sandak Project کا Chief Executive تھا اور میرے دوست جو بڑے جوش و جذبے سے وہاں سے سوال کر رہے ہیں ' وہ sitting Chief Executive in 1995 تھا ان کے دور حکومت میں ' اس کے خلاف ایک نہیں کئی cases registered ہوئے، initiate کئے گئے مگر وہ کیسز بھی ایسے ہی رہے اور وہ اس پروجیکٹ کا Chief Executive بھی رہا ۔ 1997 میں، میں نے اس کے خلاف کارروائی کی، اس کو معطل کیا ' اسے اس محکمے سے علیحدہ کیا ۔ اس کے خلاف جتنے کیسز ہیں ان میں سے بہت سارے 1995 میں رجسٹر ہوئے تھے

مگر کارروائی نہیں ہوئی، وہ اس ادارے کا Chief Executive رہا۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر عبدالحئی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا وزیر موصوف سے یہ ضمنی سوال ہے کہ اس ملک میں اربوں روپے "میرا گھر" کے لئے پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ موٹروے کے لئے ۶۰ ارب روپے ہو سکتے ہیں۔ لاہور انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روپے ہو سکتے ہیں، مگر بلوچستان کے پراجیکٹ کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ ۲۰، ۲۵ سال سے یہ پراجیکٹ لٹکا ہوا ہے۔ یہ امتیازی سلوک بلوچستان کے ساتھ کیوں ہے؟ وزیر اعظم پاکستان نے خود اعلان کیا تھا کہ اس کو مکمل کرو۔ ڈیڑھ ارب روپے کی وجہ سے یہ پراجیکٹ نامکمل ہے۔ یہ پراجیکٹ بہت منافع بخش ہے۔ اس کو مکمل کرنے کے لئے چین بھی تیار ہے۔ ہر ایک تیار ہے۔ اگر یہ امتیازی سلوک نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ ۲۵ سال سے یہ پراجیکٹ لٹک رہا ہے۔ وہاں ۱۵۰۰ ملازمین ہیں جن کو تنخواہیں بھی نہیں مل رہی ہیں۔ کیا یہ ہمارے ساتھ انصاف ہے؟ کیا بلوچستان کے ساتھ یہ رویہ ہے؟

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! آپ کا سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب چیئرمین! سوال یہ ہے کہ بلوچستان کے ساتھ یہ دہرا معیار کیوں ہے؟ اگر یہ پراجیکٹ پنجاب میں ہوتا تو یہ کب کا بن چکا ہوتا۔ کوئی بھی ایک پراجیکٹ بتائیں جو پنجاب میں ۲۵ سال سے نامکمل ہو۔ ہم استعفیٰ دینے کے لئے تیار ہیں، ہمارے ساتھ اس طرح کیوں ہو رہا ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Petroleum.

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین! میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ اگر بلوچستان کے ساتھ ہمیں ہمدردی نہ ہوتی تو پچھلے سات سالوں میں اس پراجیکٹ پر ۱۶ ارب روپے خرچ نہ ہوتے۔ اب ڈیڑھ ارب روپے تو اپنی جگہ، آخر اس پراجیکٹ پر ۱۶ ارب روپے خرچ ہوئے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اس میں ۲ حکومتیں آئیں۔ پہلے

ہماری حکومت آئی، پھر PPP کی آئی، پھر ہماری حکومت آئی۔ دونوں حکومتوں نے خرچ کیا۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج مشکلات ہیں مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ بلوچستان کو پیسہ ہی نہیں دیا جا رہا ہے۔ اسی پراجیکٹ پر ۱۶ ارب روپے خرچ ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین ، تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر ، جناب چیئرمین! پچھلے سیشن میں جناب راجہ نادر پرویز صاحب اس منسٹری کی نمائندگی فرما رہے تھے۔ جب میں نے چین کا ذکر کیا تھا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا تھا، بلکہ انہوں نے خط پڑھ کر سنایا تھا کہ چین کی فرم it does not find it feasible. آج منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جی نہیں ۔ وہ negotiations چل رہی ہیں۔ دونوں میں سے کون mislead کر رہا ہے۔ اس کا فیصلہ یہ خود کریں۔ ساتھ ہی ساتھ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جو پرائیویٹ بنک کا کنسورشیم تھا، جو پچھلے سال کام کر رہا تھا۔ They found it feasible and they were working on package. Because of the explosion وہ پیکیج رک گیا۔ اگر پرائیویٹ بنک اس کو feasible سمجھتے ہیں تو پبلک سیکٹر میں ۵۰، ۵۰ کروڑ کی کیوں pool نہیں کر سکتے اور ڈیڑھ ارب کیوں نہیں کئے جا سکتے ۔ The project remains feasible. The political will is lacking, sir.

Mr. Chairman: Minister for Petroleum.

چوہدری نثار علی خان ، جناب چیئرمین! political will کے متعلق تو میں کیا کہوں۔ ہمیں تو ورثے میں یہ پراجیکٹ تالا بند ملا تھا۔ میں سیاسی نقطہ نظر سے جواب نہیں دیتا۔ میں سیاسی بات کرتا ہوں تو یہ ناراض ہوتے ہیں۔ Political will پھر آپ نے کیوں نہیں کی؟ جب ہم نے اس کو take over کیا تو ملازموں کو تنخواہیں بھی نہیں مل رہی تھیں تو یہ صرف political will کا مسئلہ نہیں ہے۔ میں پبلک سیکٹر بنکوں کا نمائندہ نہیں ہوں ۔ I am the one who is requesting them for fund. میں پبلک

سیکٹر بنکوں کے پاس بھی گیا ہوں۔ میں پرائیویٹ سیکٹر بنکوں کے پاس بھی گیا ہوں۔ پاکستان میں جو بین الاقوامی بنک کام کر رہے ہیں میں ان کے پاس بھی گیا ہوں۔ جو کنسورشیم بن رہا تھا جیسا کہ میں نے گزارش کی کہ وہ تو ہمارا کام تھا ان کو یہ پراجیکٹ sale کرنا۔ اب یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کیوں accept کر لیا اور پبلک سیکٹر بنکوں نے کیوں accept نہیں کیا۔ اب یہ justification تو میرے پاس نہیں ہے۔ میرا تو کام کسی طریقے سے ڈیڑھ ارب روپے اس پراجیکٹ کے لئے پیدا کرنا ہے۔

I am running between pillar to post. I have taken the Prime Minister to the project. I have gone to the public sector banks. I have gone to the private banks. I have gone to the International private banks working in Pakistan. I have gone to the Chinese Government myself. I have sent my Chief Executive twice and now again for the third time.

اب باتوں سے بات نکالنا۔ راجہ نادر پرویز تو اس وزارت کے وزیر انچارج نہیں ہیں۔ I have been to abroad انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ as of then, which was about a month ago ہمارا جو Chinese Government response سے آیا وہ positive نہیں تھا۔

The moment I came back. I took it up with theChinese Ambassador here. I got our Prime Minister to interact with their senior leadership and they have now agreed, they have now accepted to take...

(interruption)

جناب چیئرمین۔ پلیز زاہد خان صاحب! جواب آنے دیں۔

چوہدری نثار علی خان۔ میں آپ کی تسلی کے لئے بتا دیتا ہوں کہ ایک پیسہ بھی نہیں خرچ ہوا۔ اور

they have invited a delegation which is due to go to China next month, we will continue to run between pillar to post.

بجائے اس کے کہ تنقید پر تنقید کریں یہ ہمیں support کریں، کوشش کریں۔

Let us put together a package which is in the interest of this project and which is in the interest of Balochistan.

Mr. Chairman: Jamiluddin Aali Sahib.

Dr. Jamiluddin Aali: Sir, this matter has been hanging fire since long.

آپ دیکھیں۔ ۲۵ برس تقریباً اور خود گورنمنٹ کے بقول ۱۶ ارب، پچھلے سال تک تو ۱۵ ارب کہے جاتے تھے، ۲۵ برس اور ۱۶ ارب روپے کا اب تک investment ضائع ہو چکا ہے اور ہمیشہ question answer میں یہی بتا یا جاتا ہے۔ دو برس پہلے وزیر اعظم خود سینڈک تشریف لے گئے تھے۔ اس سے پہلے ایک Senate Standing Committee نے بھی سینڈک کا معاملہ بہت examine کیا تھا۔ تو ایک یا دو باتیں ہونی چاہیئں۔ وزیر صاحب جواب دیں کہ ان کو کونسی بات پسند ہے۔

ایک تو یہ کہ کیا وہ اپنے سینٹ کے دوستوں کو، چاہے ادھر بیٹھے ہوں چاہے ادھر بیٹھے ہوں، اس قابل سمجھتے ہیں کہ تین آدمیوں کی کمیٹی بنائیں جو یہ دیکھے کہ جو وہ فرمارہے ہیں کہ Chinese کو approach کی ہے۔ پچھلے سال بھی Chinese کو approach کی تھی۔ کہتے ہیں کہ باہر کے بنکوں سے بھی بات کی تھی۔ کس بنک سے بات کی تھی۔ اگر یہ project ذرا بھی viable ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ inviable نہیں ہے۔ ڈاکٹر عبد الحئی بلوچ کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ inviable نہیں ہے۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ

it is viable. That means they are just .

Mr. Chairman: Please ask the question.

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ تو کیا وہ یہ کہیں گے یا پسند کریں گے کہ international market میں بہت سارے بنک بیٹھے ہوتے ہیں جو کہ financial arrangements کراتے ہیں۔ جو آپ کا assessment کرتے ہیں اور پھر آپ کو بتاتے ہیں کہ جی یہ ہو سکتا ہے۔ وہ اپنا کمیشن لمبا لیتے ہیں تو کیا یہ ایک سہ رکنی کمیٹی اس سینٹ کی اپنی مرضی سے بنائیں گے، ہم یہ نہیں چاہتے کہ وہ ادھر سے لیں یا ادھر سے لیں۔ نہیں، یہ ان کی مرضی ہو۔ ایک کمیٹی یہاں کی اور دو یا تین آدمی قومی اسمبلی کے، پانچ رکنی کمیٹی لینا چاہیں گے کہ جو ان کو advise کرے، پہلے تو جو یہ کر رہے ہیں اسے examine کرے کہ جو فرما رہے ہیں اس میں کس حد تک جان ہے۔ جان تو ضرور ہے لیکن کیا وہ صحیح خطوط ہیں۔ یا اس کا جواب دے یا پھر اس پر کسی دن بحث کریں۔

Mr. Chairman: OK. Minister for Petroleum.

چوہدری نثار علی خان۔ جناب! میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں، پچیس سال سے نہیں تقریباً دس سال ہوئے ہیں کہ اس project کا افتتاح ہوا اور دس سال میں یہ project تقریباً مکمل ہو گیا تھا۔

جہاں تک ان کی دوسری proposal کا تعلق ہے میں کہتا ہوں کہ اس طرف سے نہیں آپ سہ رکنی کمیٹی، چھ رکنی کمیٹی اس طرف سے، صرف اور صرف Opposition members کی بنائیں۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ آپ کمیٹی بنا دیجیئے۔

جناب چیئرمین۔ اب سوال آ گیا، اب جواب سن لیں۔

چوہدری نثار علی خان۔ میں گورنمنٹ کے behalf پر ابھی آپ کو acceptance دے رہا ہوں۔ آپ اپنی طرف سے جو بھی نام تجویز کرتے ہیں میں

اسے accept کرتا ہوں۔ آپ آئیے، ہم مل بیٹھ کر اس پراجیکٹ پر بات کرتے ہیں
اور آپ guidance دیں ہم اس کو implement کریں گے۔

Mr. Chairman: Next question No. 6, Anwar Kamal Marwat Sahib.

6. * Mr. Anwar Kamal Khan Marwat: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that only one 50 KV transformer has been installed to supply electricity to three villages namely Nar Ayaz Wala, Kotka Shahzad, Kotka Bulbazar, Dkhli Gandi Khan Khel, via Seria Naurang, District Lakki Marwat;

(b) whether it is also a fact that the electricity being supplied to the said villages is of low voltage, if so, its reasons; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the government ot install a 100 KV transformer in village Nar Ayaz Wala, P.O. Gandi Khan Khel, via Seria Naurang, District Lakki Marwat, if so, when and if not its reasons?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) Yes, because there are only 50 consumers in these three Villages.

(b) No. it is not a fact.

(c) Yes, if it is technically found feasible it will be approved and implemented subject to availability of funds.

Mr. Chairman: Supplementary question?

جناب انور کمال خان مروت۔ جناب! میرا سوال جو تھا basically یہ تین گاؤں ہیں جن کو واپڈا کی طرف سے، پچاس کے لئے ایک ٹرانسفر دیا گیا ہے۔ میرا بنیادی مقصد یہ تھا کہ جو جواب مجھے موصول ہوا ہے، چونکہ میں خود اس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں اور میں غلط بیانی بھی نہیں کروں گا لیکن جناب ان کے محکمے کی طرف سے جو جواب ملا ہے I am not satisfied with that answer. وہ کہتے ہیں کہ اس میں 50 صارف ہیں، تین گاؤں میں پچاس consumers کیسے ہو سکتے ہیں۔ میرا گاؤں ہے، میرا علاقہ ہے، مجھے معلوم ہے کہ ایک ایک گاؤں کی آبادی کم از کم سو یا ڈیڑھ سو کے سے قریب کی آبادی ہے اور ان تین گاؤں کی آبادی اگر اکٹھی کرلیں تو یہ تقریباً ۴۰۰۔ ۵۰۰ گھرانے کی آبادی بن جاتی ہے۔ آخری جو جواب انہوں نے دیا ہے اس میں وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ feasible ہو تو اس کے بعد اور funds بھی اگر ہمیں ملیں تو اس کے بعد پھر گورنمنٹ یہ سوچے گی۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ابھی تک feasibility report ہی نہیں لی ہے کہ آیا اس کی آبادی پچاس ہے یا پچاس سے زیادہ ہے۔ میں تو خود اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں لیکن کیا یہ assurance دیں گے کہ اگر واقعی اس کی feasibility بنتی ہے تو وہ 50 KV اور 100 KV کے ٹرانسفارمر لگائیں گے۔ آجکل کے زمانے میں آپ اندازہ لگائیں کہ لوگوں کو بجلی میسر نہ ہو ۔ 100 KV کے ٹرانسفارمر پر نہ اتنا زیادہ پیسہ لگتا ہے اور نہ ہی کوئی problem ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Water and Power.

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین صاحب! جب یہ سوال کیا گیا تھا اسی وقت Superintending Engineer نے علاقے کا survey کیا، estimates بنائے اور امکان ہے کہ جلد ہی 100 KV کا ٹرانسفارمر وہاں sanction کر کے لگا دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب! میرا معزز وزیر صاحب سے بڑے ادب کے ساتھ سوال ہے کہ کیا واپڈا میں منسٹر صاحب کے احکامات کو مانا جاتا ہے یا نہیں کیونکہ اخبارات کے ذریعے تو ایسی خبریں آ رہی ہیں کہ واپڈا میں منسٹر صاحب کے order نہیں مانے جاتے۔ جناب! اس کا جواب ضروری ہے ۔ آپ سینٹ میں سوالات کے جوابات دے رہے ہیں' کیا ان پر عمل ہوتا ہے کہ نہیں۔ ان کے orders obey ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں ہوتے تو میرے خیال میں ہم سوالات نہ کریں۔

جناب چیئرمین۔ وزیر برائے پانی و بجلی۔

جناب گوہر ایوب خان ۔ جناب چیئرمین صاحب! Rules of Business very clear ہیں۔ کوئی violate کرتا ہے تو .you know what happens

جناب چیئرمین۔ جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین! میرا سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ آیا ہمارے وزیر صاحب یہ بتائیں گے جیسا کہ انور کمال صاحب نے کہا کہ آجکل ہر علاقے سے شکایت آ رہی ہے کہ 25 KV اور 50 KV کے transformers جلے ہوئے ہیں ' ان کی repair یا replacement کا کوئی طریقہ کار ہے۔ میں معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آیا NWFP میں اور خاص طور پر ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ میں جہاں جہاں transformers جلے ہوئے ہیں وہاں نئے لگانے یا repair کرنے کے احکامات جاری کریں گے۔ اگر کریں گے تو یہ کب تک مکمل ہوں گے۔

جناب چیئرمین۔ وزیر برائے پانی و بجلی۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین صاحب! فرنٹیئر اور باقی تمام پاکستان میں جہاں جہاں transformers جل جاتے ہیں' وہاں ہر area میں ایک roster تیار کیا گیا ہے ' اس priority کے مطابق اگر number one ہوتا ہے تو اس کو according to that roster replace کیا جاتا ہے۔ پہلے لاہور اور مختلف جگہوں پر جاتے

تھے لیکن اب ان کو centralize کر لیا گیا ہے۔ Transformers کی shortage ضرور تھی ۔ انشاء اللہ ہم اس کو جلد حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پرائم منسٹر صاحب نے جو 7.5 billion روپے کے funds allocate کئے ہیں یہ honourable Senatorsاور MNA's کو بھی ملیں گے ۔ اس سے یہ چار ہزار دیہات cover ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ حاجی گل آفریدی صاحب۔

حاجی گل آفریدی۔ شکریہ چیئرمین صاحب۔ میں نے تو سینڈک پراجیکٹ کے متعلق کئی دفعہ ہاتھ اٹھایا لیکن اب تو وہ ختم ہو گیا ۔ وہ اس موقع کی بات تھی۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سال منسٹر صاحب نے خود فرمایا تھا کہ 45, 45لاکھ روپے کا fund ہر سینیٹر کو دیں گے، وہ بھی نہیں ملے اور اب اس سال میرے خیال میں کچھ مہینے گزر گئے ہیں یا کچھ مہینے رہ گئے ہیں، کیا یہ فنڈ دینے کا کوئی ارادہ ہے بجلی کے کام کے لئے جس کی ہمارے قبائلی علاقے میں زیادہ ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین۔ وزیر برائے پانی و بجلی۔

جناب گوہر ایوب خان۔ جناب چیئرمین صاحب! 45 لاکھ پہلے تھا لیکن واپڈا کی طرف سے اعشاریہ 8 بلین روپے lapse ہو گیا تھا جو کہ foreign component ہے، اس طرح وہ کم ہو کر 22 لاکھ روپیہ ہو گیا ہے۔ جن جن members کو ongoing schemesکے لئے allocate کیا گیا تھا وہ لگے گا اور non-lapsable ہو گا۔ جو موجودہ مالی سال 1999-2000ء کے لئے ہے اس کے بارے میں، میں نے ابھی بتایا ہے کہ 7.5 billion روپے allocate کئے گئے ہیں اور بجٹ میں بھی ہے ۔ ہر ممبر کو اندازاً 4 کروڑ کے لگ بھگ Prime Minister's Development Fund دیا جائے گا۔ وہ اسے بجلی کے لئے استعمال کریں یا farm to market road کے لئے کریں، ان کی مرضی ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ صوبیدار مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین صاحب! شکریہ۔ میں معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ آج جو واپڈا سے billing آتی ہے وہ بہت ہی heavy amount کی ہوتی ہے۔ کچھ لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے میٹر خراب ہیں ' کوئی کچھ کہتا ہے ' کوئی کچھ کہتا ہے ۔ میں ان سے یہ پوچھوں گا کہ

is there any suitable way to check the meters of the consumers?

اگر ان کے پاس کوئی problem آتی ہے تو کوئی بندوبست ہے اور کسی consumer کی request کو consider کرتے ہیں کہ ہمارے میٹر تیز چل رہے۔ ہیں اس کے لئے کوئی بندوبست ہے کہ ان کا مسئلہ حل کیا جائے by checking the meters if there is any prolem اگر زیادہ ہوں میٹر---

جناب چیئرمین، جس کا میٹر تیز چل رہا ہو اس کو slow کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ منسٹر صاحب! بتائیں کہ میٹر تیز چلتا ہے تو slow کرنے کا کیا طریقہ ہے۔

جناب گوہر ایوب خان، اگر consumers feel کرتے ہیں کہ میٹر تیز چلتے ہیں تو وہ complaint کرتے ہیں درخواست دیتے ہیں واپڈا والوں کو ' ان کے پاس اوزار ہوتے ہیں وہ چیک کرتے ہیں ۔ اگر خراب ہے تو وہ اس کو اٹھا کر لے جاتے ہیں لیبارٹری میں جا کر چیک کرتے ہیں اور وہ replace بھی ہو جاتا ہے۔

(Q. No. 7 was deferred.)

جناب چیئرمین، نہیں' time ختم ہوچکا ہے ...but if you want کیوں جی' لے لیں یہ سوال ۔ سوال نمبرسات پر گوہر ایوب صاحب! بشیر مٹہ صاحب سوال پوچھنا چاہ رہے ہیں ۔ پوچھ لیں جی۔

Mr. Bashir Ahmad Matta: Sir, the answer given is, see against the liability of Rs. 4731 million a sum of Rupees 6000 million have been

paid to NWFP on this account.

The question was about the whole outstanding money due to my province Pakhtoon Khwah from WAPDA. But here they have only given figures for a single year and then they have given the impression that they have paid all to the province. As a matter of fact they owe billions of rupees to my province and they have only given the figure of one year.

That question reads (c) sir, the amount payable by WAPDA as on 30th June ,1999, to NWFP on account of hydro electricity and the time by which this amount will be paid? It means all the amount, so it is due from earlier and they have given figure only for a single year. So this question is incomplete and I would request the Minister to give a complete and full answer instead of the figure which is due to the NWFP Province.

Mr. Chairman: Minister for Water and Powers.

جناب گوہر ایوب خان: جناب! اگر آنریبل سینیٹر صاحب محسوس کرتے ہیں کہ یہ incomplete ہے تو I can get the entire detail جتنے سالوں کی یہ کہتے ہیں میں دے دوں گا مگر اس کے لئے fresh question دے دیں۔

جناب چیئرمین: صفدر عباسی صاحب! آپ بھی پوچھنا چاہتے ہیں اسی پر۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: اسی پر جناب۔ میری عرض یہ ہے کہ اس میں جو اعدادوشمار دکھائے گئے ہیں amount outstanding of each province, سندھ کے کھاتے میں چودہ بلین روپے ڈالے گئے ہیں۔ میں صرف یہ بتانا چاہوں گا اور منسٹر صاحب

سے پوچھنا بھی چاہوں گا کہ سندھ میں 1997 کے بعد تین مختلف حکومتیں آئی ہیں - پہلے لیاقت جتوئی صاحب وزیراعلیٰ تھے، اس کے بعد گورنر راج نافذ ہوا تو معین حیدر صاحب گورنر تھے اور اب پھر وفاقی حکومت نے takeover کر لیا ہے سندھ کو - سب نے اس اعدادوشمار کو dispute کیا ہے - چودہ بلین روپے سندھ کے کھاتے میں ڈالے جا رہے ہیں، اس میں سب dispute کرتے ہیں - اس کے بعد فخر الدین جی ابراہیم صاحب کو مقرر کیا گیا سندھ گورنمنٹ کے representative کی حیثیت سے - ان کو dismiss کر دیا گیا - میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ فگر میرے نزدیک غلط ہے - وہ کیا سمجھتے ہیں کہ اس میں کتنی صداقت ہے کہ چودہ بلین روپے سندھ کے ذمے ڈالے گئے ہیں -

(مداخلت)

جناب چیئرمین، سوال کا جواب آ جائے - جواب منسٹر نے دینا ہے۔ آپ بعد میں۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب گوہر ایوب خان، جناب چیئرمین صاحب! یہ dispute WAPDA and Province of Sindh کے درمیان ہے۔ Sindh claim کرتا ہے پانچ بلین واپڈا کہتا ہے 14 billion due ہے۔ بہت سی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں justices مقرر کئے گئے - ابھی ایک اور کمیٹی بنی تھی جنہوں نے چودہ پندرہ دنوں میں رپورٹ دینی تھی لیکن وہ extend ہوگئی ہے، جسٹس شفیع الرحمان صاحب ہیں شاید۔ میں کل ہی واپس آیا ہوں۔ I have not been able to go into it زیادہ detail میں کہ اس رپورٹ کا کیا ہوا۔ Final اس کا out put کیا ہے I can inform the House کہ final out come between province of Sindh and WAPDA کا settlement کیا ہوا ہے -

جناب چیئرمین: خواجہ قطب الدین صاحب۔

خواجہ قطب الدین، جناب! میں واپڈا کے بارے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ

کہسندھ کے ساتھ بہت خراب سلوک کیا جا رہا ہے۔ میں appreciate کرتا ہوں منسٹر صاحب کو کہ پہلے یہ تھا کہ electricity تین سو سے پانچ سو میگا واٹ کی promise گئی تھی ، وہ نہیں دی گئی لیکن منسٹر صاحب نے فلور پر promise کیا تھا۔ I am grateful کہ اب کراچی کو وہ بجلی مل رہی ہے ۔ کراچی کے ساتھ ایک اور خراب سلوک ہو رہا تھا کہ اس کے ریٹ rest of پاکستان سے زیادہ تھے ۔ ساری انڈسٹری uncompetitive ہو رہی تھی۔ اس وقت تو منسٹر صاحب نے یقین دلایا تھا کہ اس کو equalise کروں گا۔ وہ ہو گیا لیکن ایک ڈیمانڈ یہ ہے کہ وہ ابھی سے equalise کر رہے ہیں لیکن پچھلے کئی مہینوں سے ، retrospective effect سے اس کو implement کریں کیونکہ پہلے ہی بہت پیسہ جا چکا ہے۔ میں درخواست کروں گا کہ سندھ کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے regarding billing. منسٹر صاحب کو معلوم ہے کہ سندھ کے ساتھ زیادتی کی جا رہی ہے ۔ I will request that he should take personal interest کیونکہ یہ سندھ کا بہت بڑا financial مسئلہ ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ Last question سیف اللہ پراچہ صاحب ۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ ۔ وزیر صاحب نے اس سلسلے میں مختلف رقوم کی تفصیل دی ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے کتنی رقم دینی ہے اور پنجاب نے کتنی دینی ہے ۔ کیا یہ بتائیں گے کہ اس رقم پر سالانہ کتنا interest لیا جا رہا ہے ؟

جناب گوہر ایوب خان ۔ جناب والا! یہ انفارمیشن collect کرنی پڑے گی۔

Mr. Chairman: The question is deferred. Leave applications.8.

* Mr. Ilyas Ahmad Bilour: Will the Minister for culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

[The questions Hour is being over the remaining questions and their answers will be placed at the table of the House.]

(a) whether it is a fact that Pakistani's Tourism trade has declined by 19.9 per cent, if so, its reasons; and

(b) the steps being taken by the present regime to promote tourism in Pakistan.

Mr. Mushahid Hussain Syed: (a) Yes, foreign exchange receipts from tourism in 1997 have declined by 19.9 percent as compared to the 1996 due to the following:-

General perception of unrest in the region which creates fear among foreign visitors.

(b) Steps for the Tourism Development:-

(i) In order to offset negative propaganda of nuclear Pakistan a series of International Tourism Conferences have been held in the country.

(ii) A briefing to the foreign diplomates was also arranged by the Ministry for this purpose including arranging a visit to Khyber Pass by Rail for diplomates stationed in Pakistan.

(iii) The programme visit Pakistan year 2001 is being launched for the promotion of tourism in the country.

(iv) 70 Embassies of Pakistan have established tourism promotion desks in their premises.

(v) Special briefing for the Prime Minister on tourism at Shardu on September 8, 1999. Comprehensive plan chalked out for

Northern Areas.

(vi) Tourism Development Master Plan for Pakistan with the Assistance of WTO/UNDP has been initiated. This project will provide a scientific and planned basis for tourism planning, development and promotion infuture.

(vii) In order to train the human resources in the field of hospitality and travel trade two institutions one each at Karachi and Swat are being established. PITHM, Karachi has already commenced its operation in the purpose-built building. PAITHOM, Swat is at advance stage of completion.

(viii) Two new projects namely:-

(a) Improvement and Provision of essential tourists services at tourists/historic sites, and.

(b) Development and distribution of promotional material on tourism for visit Pakistan year 2001 at the total cost of Rs. 805.200 million have been considered by CDWP which are now under revision. An allocation of Rs. 12.000 million has been made in the PSDP 1999-2000.

(ix) For the promotion of tourism in the Northern Areas a Committee has been constituted under the Chairmanship of Chairman, PTDC.

(x) An allocation of Rs. 59.357 million have been earmarked in the current PSDP for the completion of 10 high priority PTDC schemes

the detail of each is at Annex-I. A copy of PSDP 1999-2000 is at Annex-II.

(xi) Launching of Pakistani Tourism Products on Web site.

(xii) 4th International Meeting on Silk Route is being held in November/December, 1999.

(xiii) Tourism has been included as one of the important components of the Mekran Coast Development Plan.

Annexure-I

PTDC's high prority nearing completion projects.

(Rs. in Million)

Sl. No.	Name of the Project.	Total Approved Cost	PSDP allocation 1999-2000.
1.	PTDC Motel at Bumburet.	16.290	07.292
2.	PTDC Motel at Mustuj.	15.783	05.830
3.	PTDC Motel at Rama Lake.	19.614	06.000
4.	PTDC Motel at Khaplu.	17.965	02.573
5.	PTDC Motel at Pama Kot, Dir	11.389	00.658
6.	Ext. of PTDC Motel at Besham (PH-III)	17.000	05.900
7.	PTDC Motel at Satpara Lake, Skardu.	19.374	07.374
8.	PTDC Motel at Phandar	19.507	06.975
9.	PTDC Motel at Gupis.	19.444	10.242
10.	PTDC Motel at Birmoglasht.	19.696	06.513

Annexure-II

PUBLIC SECTOR DEVELOPMENT PROGRAMME 1999-2000
(BUDGETARY PROGRAMME)

(Million Rupees

Sub-Sector: Tourism:

Sl. No.	Name, Location and Status of the Scheme	Estimated Cost		Expenditure upto June, 1999	Physical progress in percentage.	PSDP Allocation 1999-2000	Proposed work during 1999-2000/Remarks.
		Total	Foreign Aid				
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.
(i)	High Priority Nearing completion Projects:_						
	A - Tourism Wing (On-going):_						
1.	Pakistan Austrian Institute of Tourism and Hotel Management Gulli Bagh, Swat (App: 19-2-95 CDWP)	86.992	64.262	42.599 35.786 (FA)	80%	20.000 19.000 (F.A.)	Rs.60.644 Mn including Rs.34.727 Mn (F.A) were proposed for - Completion of civil work. - Installation of equipments, furnishing, interior decoration.
2.	Pakistan Institute of Tourism and Hotel Management, Karachi. App: 2-5-93 (MDWP) Revised estimates are under submission to P&D Div for consideration in the CDWP.	(O) 19.900 (R) 26.622	—	20.153	70%	0.100	Rs.8.789 Mn were proposed for - Civil work including furnishing. Details are given in Annex."A" Shifting to new premises would save Rs. 6.4 million per annum which is now being spent on rent.
3.	Tourism Development Master Plan for Pakistan. (Approved by HDWP on 24.3.97)	17.760	12.21	1.600	20%	16.160 12.210 (F.A.)	An agreement has been signed by WTO/UNDP to give the grant of 2,19,000 US $ to GOP.
	Sub-Total: (A)	134.652	76.472	64.352 (35.786 (FA)		36.260	

1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.
(ii)	New Project Under PM's Directive:						
B - Provincial Scheme on 50% matching Grant Basis:							
Govt. of NWFP:							
1.	Proposal for Ayubia Ski Centre Un-approved (under PM Directive)	10.625	6.875	—	—		Rs.5.313 Mn including Rs.3.438 Mn were proposed for Development of facilities/services, procurement of Ski Equipment and Purchase of 4WD vehicle.
	Sub-Total (B):	10.625	6.875	—		--	
ii) High Priority nearing completion Projects:							
C - Pakistan Tourism Dev. Corp. (On-going)							
1.	Motel at Satpara Lake, Skardu Approved by NDWP on 9-5-97	19.374	—	12.060	90%	7.374	Rs.7.314 Mn were proposed for Landscaping plantation and electricity/Water-supply Furnishing etc.
2.	Motel at Phander, Approved by NDWP on 9-5-97.	19.507	—	12.532	32%	6.975	Rs.6975 Mn were proposed for complete the remaining civil work, plant and machinery, cutlery, [illegible]

1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.
3.	PTDC Motel at Bumburet Approved by MDWP on 9-5-97.	16.290	—	8.998	100%	7.292	Rs.7.292 Mn were proposed for Purchase of plant and machinery and to clear contractor liabilities.
4.	PTDC Motel at Mastuj Approved by MDWP on 9-5-97	13.783	—	9.953	100%	5.830	Rs.5.830 Mn were proposed to clear liabilities. Purchase of plant and machinery.
5.	PTDC Motel at Gupis Approved by MDWP on 9-5-97.	18.444	—	9.202	99%	10.242	Rs.10.242 Mn were proposed to clear liabilities. To purchase the plant/ machinery.
6.	Motel at Birmoglasht Approved by MDWP on 9-5-97.	18.686	—	14.183	90%	5.513	Rs.5.513 Mn were proposed for Boundary wall, finishing of building work, electrification and parking site development. Rs.1.000 Mn has been allocated over and above the approved cost.
7.	Motel at Rama Lake Approved by MDWP on 9-5-97.	19.614	--	12.972	100%	6.000	Rs.6.642 Mn were proposed to Purchase of plant/ machinery.
8.	Motel at Khaplu Approved by MDWP on 9.5.97.	17.965	--	15.392	100%	2.573	Rs.2.573 Mn were proposed to clear the liabilities.
9.	Hotel at Panakot Dir Approved by MDWP on 9-5-97.	11.389	--	9.681	100%	0.658	Rs.0.858 Mn were proposed for boundary wall and landscaping. To complete the remaining work and liabilities.

1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.
10.	Road Side facilities at G.T. by Pass Road from Bahawalpur to Karachi. Approved by MDWP on 8-5-97	6.457	—	1.487	23%	—	Rs.4.970 Mn were proposed for External works boundary wall, land scaping road, path-way purchase of plant & machinery furniture & furnishing, linen napery uniform crockery & cutlery etc. but no allocation was made
11.	Extension of PTDC Motel at Besham (Phase-III). Approved by MDWP on 9-5-97.	17.000	—	12.821	100%	5.900	Rs.4.179 Mn were proposed for Parking area, Boundary Wall. To clear the liabilities and remaining work. Rs.1.721 Mn has been allocated over and above the approved cost.
12.	Road Side Facilities at Chakdara Approved by MDWP on 8-5-97	8.460	--	8.458	100%	--	Completed
13.	Tourist Complex at Saidu Sharif, Swat. Approved by CDWP on 17-7-97	28.047	--	23.636	100%	--	Rs.4.099 Mn were proposed to clear the pending liabilities and boundary wall etc, but no allocation was made.
14.	Extension of Motel at Hunza (Phase-I). Approved by MDWP on 9-5-97.	14.298	--	9.136	100%	--	Rs.4.112 Mn were proposed for servant quarter, parking area and to clear liabilities but no allocation was made.
15.	Extension of Motel at Chitral Approved by MDWP on 9-5-97	9.818	--	9.664	100%	--	Rs.0.154 Mn were proposed to clear the pending liabilities but no allocation was made.

1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.
16.	PTDC Hotel at Baran, Kalay Approved by CDWP on 12-11-97	35.892	—	17.574	100%	—	Rs.10.000 Mn were proposed to complete the remaining work but no allocation was made.
	Sub-Total (C):	280.034	—	186.849		59.357	
D)	PTDC (New Projects)						
1.	Improvement & Provision of Essential Tourist Services at Tourist/Historic Sites.	719.200	—	—	—	10.000	As per decision of CDWP meeting held on 20-5-1999 the PC-I was sent to PTDC on 23-6-1999 to revise the PC-I as they are executing agency. Now PTDC has sent their reply dated 30-7-1999 that the tourist/historic sites is not concerned with the PTDC.
2.	Development & Distribution of Promotional Material on Tourism for Visit Pakistan Year 2001.	86.000	—	—	—	2.000	As per decision of CDWP meeting held on 20-5-1999 the PC-I was sent to PTDC on 23-6-1999 to revise the PC-I as they are executing agency. Now PTDC has sent their reply dated 30-7-1999 that they have sent the PC-I to their P&P Section for comments. The reply is awaited.
	Sub-Total (D):	805.200	--	--		12.000	
	Grand Total (A+B+C+D):	1230.511	83.347	251.201 incl: 35.786 (FA)		107.517	

9. **Dr. Safdar Ali Abbasi:** Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Office be pleased to state the names of the cities/towns in which the land has been acquired for the Prime Minister's Housing Scheme indicating also the amount paid for acquiring this land?

Minister Incharge of the Prime Minister's Officer: State land has been acquired for launching Prime Minister's Housing Scheme in 77 urban centres of Pakistan as per the list at Annex. "A".

As state land has been acquired for this purpose no compensation has been paid.

ANNEXURE"A"

S.NO.	NAME OF THE CITY
	ISLAMABAD
1.	Islamabad
	NORTHERN AREAS OF PAKISTAN
2.	Gilgit
3.	Skardu
4.	Chilas
	AZAD JAMMU AND KASHMIR
5.	Muzaffarabad
	PUNJAB
6.	Lahore
7	Multan

8	Rawalpindi
9.	Faisalabad
10.	Gujranwala
11	Sargodha
12.	Jhang
13.	Bahawalpur
14.	Mianwali
15.	Sahiwal
16.	Okara
17.	Rahim Yar Khan
18.	Kasur
19.	Dera Gazi Khan
20.	Renala Khurd
21.	Muzaffar Garh
22.	Layyah
23.	Jhelum
24.	Sialkot
25.	Akhtar-abad
26.	Raiwind
27.	Kana Kacha
28.	Kala Shah Kaku
29.	Muridke

30.	Lodhran
31.	Mian Channu
32.	Arifwala
33.	Bhalwal
34.	Hasilpur
35.	Chishtian
36.	Chak Jhumra
37.	Bure-Wala
38.	Khankah Dogran
39.	Chunia
40.	Pir Mahal
41.	Samundari
42.	Liaquat Pur
43.	Sillan Wali
44.	Lala Musa
45.	Kharian
46.	Bhukkar
47.	Khanewal
48.	Khushab
49.	Vehari
50.	Toba Tek Singh
51.	Gujrat

52.	Sheikhpura
53.	Chakwal
	SINDH
54.	Karachi
55.	Hyderabad
56.	Larkana
57.	Sukkur
58.	Badin
59.	Mir Pur Khass
60.	Nawabshah
61.	Sanghar
62.	Tharparkar
63.	Umarkot
64.	Thatta
	N.W.F.P.
65.	Haripur
66.	Havailian/Abbottabad
67.	Mardan
68.	Nowshera
69.	Peshawar
70.	Kohat
71.	Mingora

72. D.I. Khan

73. Mansehra

74. Matta

75. Char Sadda

76. Bannu

BALOCHISTAN

77. Quetta.

10. * **Dr. Safdar Ali Abbasi:** Will the Minister for Culture, Sports Tourism and Youth Affairs be pleased to state the reasons for the suspension of three leading cricketers of Paksitan namely Wasim Akram, Saleem Malik and Ejaz Ahmad?

Mr. Mushahid Hussain Syed: The Pakistan Cricket Board has informed that the three players viz Mr. Wasim Akram, Saleem Malik and Ejaz Ahmad has been kept out of the team in the light of inerim report on match fixing, betting and indiscipline, of the Pakistan Cricket Board's probe Committee headed by Justice Ejaz Yousuf, Judge, Federal Shariat Court. Final decision about them will be taken after completion of inquiry by the Judicial Commission comprising Justice Malik Muhammad Qayyum.

11. * **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply electricity to village Kot

Malyar, Tehsil Pindi Gheb district Attock, if so, when and if not, its reasons?

Mr. Gohar Ayub Khan: No. There is no such proposal under consideration.

12. * **Mr. Muhammad Anwar Khan Durrani:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that electrict poles have been erected in village Gagay, tehsil and district Narowal, if so, the time by which electricity will be supplied to the said village?

Mr. Gohar Ayub Khan: There is no such village in Tehsil and District Narowal. However, the village Gagawali is in Narowal division and it has already been electrified.

13. * **Syed Muhammad Jawad Hadi:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether it is a fact that quarters of Block No. 10 Cat-V, G-11/4, Islamabad have been allotted in the first week of August 1999, if so, the number of quarters of this Block allotted to the candidates from General Waiting List and OTAC;

(b) the number of the said quarters allotted to the persons in whom favour Wafaqi Mohtasib has given verdict, if none, its reasons;and

(c) the particulars of the allottees of the said Block?

Mr. Asghar Ali Shah: (a) Yes.

List at Annex-I.

(b) 01 (One only).

(c) List at Annex-II.

Annex-I

ALLOTMENT OF QUARTERS FROM OTAC

S. No.	Name Designation and Department	Quarter No.
1.	Mr. Khalid Mahmood S/T Cabinet Division.	10/2, Cat-V, G-11/4.
2.	Mr. Mulazim Hussain UDC, P.I.D.	10/4, Cat-V, G-11/4.
3.	Mr. Muhammad Aman, Electrician F.G.S. T&T.	10/8, Cat-V, G-11/4.
4.	Mr. Muhammad Iqbal Driver, C.C. Div. PPWD.	10/9, Cat-V, G-11/4.
5.	Mr. Shakeel T/Operator PPWD.	10/10, Cat-V, G-11/4.
6.	Mr. Shaukat Ali Chowkidar, F.G.J.M.S. G-9/2.	10/11, Cat-V, G-11/4.
7.	Mr. Juma Khan Driver, Income Tax Deptt.	10/14, Cat-V, G-11/4.
	ALLOTMENT OF QUARTERS FROM G.W. LIST	
1.	Mr. Salim Haider LDC, F.I.A.	10/3, Cat-V, G-11/4.
2.	Mr. Ghafoor Ahmed Asstt.	10/5, Cat-V, G-11/4.
3.	Mr. Mumtaz Ali S/T M/O Local Govt.	10/6, Cat-V, G-11/4.
4.	Mr. Mohammad Saddaq N/Q M/Q Education.	10/7, Cat-V, G-11/4.
5.	Mr. Muhammad Nizam U/Typist, Deptt. Libraries.	10/13, Cat-V, G-11/4.
6.	Mr. Sabit Khan N/Q Establishment Division.	10/15, Cat-V, G-11/4.
7.	Mr. Nazir Hussain Naib Qasid Establishment Division.	10/16, Cat-V, G-11/4.
8.	Mr. M. Din Sial Field Emunutor.	10/1, Cat-V, G-11/4.
	ALLOTMENT OF QUARTERS IN COMPLIANCE OF W.M. FINDINGS	
1.	Mrs. Shahneela Veryamani TUGS, F.G.J.M.S. G-6/2.	10/12, Cat-V, G-11/4.

Annex-II

PARTICULARS OF THE ALLOTTEE OF BLOCK No. 10, G-11/4, ISLAMABAD

S. No.	Name, Designation and Department	Quarter No.	Remarks
1.	Mr. Munawar Din Sial Field Enumerator, M/o Labour and Manpower, Islamabad.	10/1, Cat-V, G-11/4.	W. List.
2.	Mr. Khalid Mahmood S/T Cabinet Division.	10/2, Cat-V, G-11/4.	OTA C.
3.	Mr. Saleem Haider LDC, F.I.A., Islamabad.	10/3, Cat-V, G-11/4.	C.W. List.
4.	Mr. Mulazim Hussain UDC, P.I.D. Islamabad.	10/4, Cat-V, G-11/4.	OTA C.
5.	Mr. Ghafoor Ahmed Asstt., M/o. Labour Manpower.	10/5, Cat-V, G-11/4.	C.W. List.
6.	Mr. Mumtaz Ali S/T M/o. Local Govt. & N.R.	10/6, Cat-V, G-11/4.	—do—

7.	Mr. Muhammad Saddiq N/Qasid, M/o. Education.	10/7, Cat-V, G-11/4.	—do—
8.	Mr. Mohammad Aman, Electrician, F.G.M.S. Ibd.	10/8, Cat-V, G-11/4.	OTAC.
9.	Mr. Muhammad Iqbal, Driver C.C.Div. PPWD.	10/9 Cat-V, G-11/4.	—do—
10.	Mr. Shakeel Ahmed, T/Operator, PPWD, Ibd.	10/10, Cat-V, G-11/4.	—do—
11.	Mr. Shaukat Ali, Chowkidar, F.G. School, Ibd.	10/11, Cat-V, G-11/4.	—do—
12.	Mrs. Shahneela Veryamani, TUCT, F.G.S. Ibd.	10/12, Cat-V, G-11/4.	W.M. Findings.
13.	Mr. Muhammad Nizam, U/Typist Deptt of Libraries.	10/13, Cat-V, G-11/4.	C.W. List
14.	Mr. Juma Khan Driver, Income Tax Deptt.	10/14, Cat-V, G-11/4.	OTAC.
15.	Mr. Sabit Khan N/Q. Establishment Div.	10/15, Cat-V, G-11/4.	G. W List.
16.	Mr. Nazir Hussain N/Q. Establishment Div.	10/16, Cat-V, G-11/4.	—do—

14. * **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Estate Office, Islamabad is over staffed; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the government to curtail the number of the staff of this office and formulate a code of conduct for its employees?

Mr. Asghar Ali Shah: (a) No.

(b) No.

15. * **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Housing

and Works be pleased to state;

(a) the procedure for hiring of private houses for the employees in Grade 17 and above; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the government ot authorise the concerned deparments for hiring houses for their own employees, if not, its reasons?

Mr. Asghar Ali Shah: (a) Procedure in vogue is at Annex "A".

(b) No , because it is the responsibility of Ministry of Housing and Works to provide residential accommodation to the entitled Fed. Govt. Servants from BPS 1-22.

Annex-A

The officers in BPS 17 and above if not allotted government owned accommodation can hire a private house of their own choice/entitlement through provincial headquarters . According to the laid down procedure permission letter above by the Ministry of Housing and Works after scruitiny of the documents such as ownership, pay slip of the Federal Government Servant, plan of the house, bank Account numberof the owner's account/consent from the owner and undertaking for payment of difference for rent to the landlord by the allottee . Thereafter the documents are sent to the respective Estate Office to get the house assessed by the Assessment board comprising of Superintending Engineer , Pak PWD , Estate Officer concerned and Deputy Financial

Adviser (Works). after assessment of rent, the sanction letter is issued by the Ministry of Housing and Works for payment of rent according to the rental ceiling of the officer. The lease agreement is also signed between the owner and the Estate Office and allotment letter is issued in favour of the officer. After completing the above requirements, acrossed cheque is issued and remitted in the account of the owner and the following papers are sent to the compensation branch for release of rent/record.

1. Lease agreement.

2. Copy of sanction.

3. Ownership letter/allotment/three speciment signature, Bank account number/handling over report of the PWD.

2. Besides above, the rent card of the officer is prepared and maintained by the Estate Office for recovery of rent.

16. *** Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Office be pleased to state:

(a) the breif details of PM's Housing Programme Indicating also its different phases, number of houses to be built in each city, their sizes; and

(b) the procedure for allotment of these houses/flats?

Minister Incharge of the Prime Minister's Office: (a)

(i)The requsite information is at Annex-I

(ii) There is plan to construct 500,000 housing units in all

over of the country in three phases to be accomplished in a time span of 3 years. In the 1st phase, since started, 100,000 housing units will be constructed in the first year of the programme. In the 2nd & 3rd phase remaining part of the construction of 500,000 housing units will be completed.

(iii) The details of phase-I are given in Annex-II on part of which construction activities are in hand. The other phases of the projects are being planned.

(iv) As per details at Annex-III.

(b) The procedure has not yet been finalized. Different working papers are being scruitinized to formulate a criteria keeping in view the principles of merit, transparentcy and antecedents of would be buyers. The task is likely to be completed by November, 1999.

Annex-I

1. Inroduction

The prime Minister of Pakistan has been pleased to initiate a Programme for Economic Revival in the country. As a first step, it has been decided to launch a massive programme of construction of 500,000 housing units all over the country. This programme is to be implemented on a war footing and is to be accomplished in a time span of 3 years, Exclusive responsibility for undertaking this projects has been assigned to the Prime Minister's Housing Authority headed by Senator

Saif-ur-Rehman Khan who has also been notified as the Chairman of the Prime Minister's Committee for Economic Revival.

The Prime Minister has been further pleased to undertake the following policy measurs for the effective implementation of the Prime Minister's Programme for Economic Revival.

2. Policy measures

1. Houses shall be constructed in all major urban centes of the country.

2. The Prime Minister's Programme focuses on low income group as well as to lower middle income group.

3. Houses shall be constructed on state land in all urban centres and land shall be provided by the state free of charges.

4. Housing and Construction have been declared as an industry to provide incentives to the developers, investors and contractors.

5. Commercial banks have been directed to advance loans for houses and also provide mortgage loans.

6. Duty free import of pre-cast plant machinery, Ready mix concrete manufacutring plants and concrete block manufacuring plants for a period of one year, as well as exemption from sales tax on their production/sales.

7. Reduction on excise duty on cement and steel by 50%

and exemption of sales tax on cement, steel, aggregate and sand.

8. To give boost to the construction industry the following construction equipment has been exempted from import duty.

Tower Cranes , Batching .Plants , Concrete Transit Mixers , Excavators , Mobile Cranes , Concrete Pumps , Loaders & Dump Trucks , etc

9. Foreclosures laws have been strengthened to enable banks to repossess the houses in case of default.

10. Registration fee, stamp duty and other charges have been reduced from 20% to 5%.

11. House loan installments shall be treated as an expense in tax return.

12. No wealth tax shall be charged on the house constructed in this scheme.

13. Provincial governments have been directed to update Masters/Structural Plans on a regular basis as a mandatory requirement.

14. Provincial goverments have been directed to develop computerized land information system within their respective domains.

15. Provincial governments have been directed to develop unified building and zoning regulations in all urban centres.

This programme comprises of two distinct areas, one where the Prime Minister's Housing Authority will supervise and control the

planning and construction of the housing on the land provided by the Government free of cost and the second wherein local & international developers and construction firm will be offered state land to develop housing, to be provided to the low/middle income groups at prices which are reasonsable and affordable.

This is indeed a mega project spread over Rs. 400 billion for the next 3 years, and is meant to provide kick start to the economy wherby nearly 40 sick industries including but not limited to steel, iron, tiles, cement, glass and sanitary ware shall be revitalized. This project will further provide employment to the skilled and un-skilled, and the cream of owing a house by every Pakistani will be fulfilled. To complete this project successfully, developers, builders and construction firms of local and international organization of repute are being invited to participate in this public-private joint venture.

Keeping in view the magnitude of the programme it is the desire of the government to invite gourps who could bring in technology based housing to provide speed, quality and cost efectiveness. Investors, developers and international construction firms who possess technology, prefabricated systems, etc. would be encouraged.

Annexure-II

PRIME MINISTER'S HOUSING AUTHORITY

CITY WISE BREAK-UP

PROVINCE OF PUNJAB

Major Cities	Housing Units
Lahore	8,000
Multan	4,000
Faisalabad	4,000
Bahawalpur	2,000
Rahim Yar Khan	1,000
Dera Ghazi Khan	2,000
Sialkot	2,000
Gujrat	500
Muridke	500
Shakhpura	500
Muzaffar Garh	500
Jhelum	500
Rawalpindi	1,000
Gujaranwala	1,000
Chakwal	1,000
Kasur	500
Sargodha	500
Jhang	500
Total	**30,000**

PROVINCE OF SINDH

Major Cities	Housing Units
Karachi	20,000
Hyderabad	6,000
Larkana	3,000
Sukkur	2,000
Nawab Shah	2,500
Badin	1,500
Mir Pur Kas	2,000
Thatta	1,000
Sanghar	1,000
Tharparkar	1,000
Total	**40,000**

PROVINCE OF N.W.F.P.

Major Cities	Housing Units
Peshawar	3,000
Abbottabad	1,000
Mardan	1,000
Nowshera	1,000
Kohat	1,000
D. I. Khan	1,000
Charsada	1,000
Bannu	500
Mansehra	500
Total	**10,000**

PROVINCE OF BALUCHISTAN

Major Cities	Housing Units
Quetta	4,000
Sibi	500
Loralai	500
Total	**5,000**

NORTHERN AREAS

Major Cities	Housing Units
Skardu	600
Gilgit	600
Chilas	800
Total	**2,000**

AZAD JAMU AND KASHMIR

Major Cities	Housing Units
Mirpur	1,500
Muzaffarabad	1,500
Total	**3,000**

CAPITAL TERRITORY

Major Cities	Housing Units
Islamabad	10,000
Total	**10,000**

TOTAL NO. OF UNITS PLANNED IN PHASE-I 100,000 UNITS (YEARS 1999-2000)

ANNEXURE-III

CATEGORY	COVERED AREA: Row Houses	COVERED AREA: Flats
'F'	One Room – 250 Sft	Nil
'E'	Two Rooms-450 Sft	500 Sft
'D'	Two Rooms-600 Sft	700 Sft
'C'	Three Rooms-800 Sft	900 Sft
'B'	Four Rooms-1200 Sft	1200 Sft
'A'	Two Bed Rooms-1500 Sft	1500 Sft

Note:

All the above categories will have bath room, kitchen, balcony, store, etc.

17. * **Mr. Aftab Ahmad Sheikh:** Will the Minster for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the details of increase in the price of CNG kit during the last three years indicating also the reasons for this increase?

Ch. Nisar Ali Khan: The details of increase in the HDIP's price of CNG kits during the last three years together with the reasons for such increase are given here under:

	Increase	
Date	From	To
12-8-96	Rs. 14,500	Rs. 16,500
19-8-98	Rs. 16,500	Rs. 18,500
01-03-99	Rs. 18,500	Rs. 20,000

Reasons for Increase

Increase in the import cost of CNG equipment as all kits and cylinders are imported and none is manufactured locally.

18. * **Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the total estimated cost of " Remodeling of Khrther Canal System from RD 102 to RD 278 (Balochistan Portion Project)", expenditure incurred on it and the percentage of work completed upto 30-6-99;

(b) the funds allocated for the project during 1998-99 and the

amount spent on it during that year; and

(c) the funds required as on 1st July, 1999 to complete the project and funds allocated for the project for the year 1999-2000; and

(d) the time by which the project is scheduled to be completed?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) The total estimated cost of "Remodeling of Khirther Canal System RD 102 to RD. 278 (Balochistan portion) in Rs. 212.750 and the expenditure incurred on it Rs. 212.607. Work has been completed except Extension of Railway Bridge which would be done by Pakistan Railways.

(b) The funds to the tune of Rs. 70.0 million were allocated for the project during 1998-99 and the entire amount has been spent during that year.

(c) The project as per contract has been completed except Extension of Railway Bridge which would be got done through Pakistan Railway for which they have demanded Rs. 7.80 million whereas the original provision is for Rs. 4.00 million. However, saving of Rs. 1.00 million and an amount of Rs. 2.8 million will be required out of the project allocation for the year 1999-2000 to complete the Bridge.

(d) The project as per contract has been completed.

19. * Mr. Habib Jalib Baloch: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the estimated cost of " Ground Water recharge of Pishin, Quetta, Mastung and Mangocher valleys project,";

(b) the funds allocated for the project during 1998-99 and the amount spent on its during that year;

(c) the funds allocated for the project for the year 1999-2000; and

(d) the time by which the project will be completed?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) The estimated cost of ground water recharge of Quetta, Pishin, Mastung and Mangochar Valleys is Rs 436.54 million.

(b) No funds were provided during the year 1998-99.

(c) An allocation of Rs. 50.00 million has been made in Federal PSDP 1999-2002.

(d) The project would be completed in three years (1999-2002) provided timely releases are made.

20. * **Mr. Muhammad Tahir Bizenjo:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the amount allocated for vilalge electrification during 1997-98 and 1999-2000 with province-wise break-up?

Mr. Gohar Ayub Khan: The Province-wise break-up of funds allocated for rural electrification during the years 1997-98 and 1999-2000 is attached as Annexure-A.

Annexure 'A'

REPLY TO STARRED SENATE QUESTION NO 20 MOVED BY
MR. MUHAMMAD TAHIR BIZENGO, SENATOR

Province-wise Break-up of Funds (Rs. in Million) for Rural Electrification
During 1997-98, 1998-99 and 1999-2000
Senate Question No. 225

Sr. No.	Year of Allocation	Name of Province: Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan	Total
1.	1997-98	1040.00	420.00	340.00	200.00	2000.00
2.	1998-99	1145.27	98.55	476.67	38.83	1759.32+65.68 = 1825.00
3.	1999-2000	The province-wise break-up of budget allocation of Rs. 7500 million is still awaited.				7500.00

21. * **Mr. Muhammad Tahir Bizenjo:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number of persons working in Sui Southern Gas pipelines with grade-wise break-up?

Ch. Nisar Ali Khan: The grade-wise details of persons working in Sui Southern Gas Company Limited are as under:-

A. EXECUTIVE STAFF

Grade	Number of employees
IX	2
VIII	17
VII	30
VI	107

V	129
IV	206
I, II and III	856
Sub Total	1347

B. SUB-ORDINATE STAFF

Grade	Number of employees
V	793
IV	797
III	857
II	1240
I	311
Sub Total	3998
Grand Total	5345

22 . * Mr . Muhammad Tahir Bizenjo: Will the Minister for Petroluem and Natural Resources be pleased to state the quantity of Marble produced and exported during the last 2 years with province-wise break-up?

Ch. Nisar Ali Khan:

(A) Quantity of Marble produced

NWFP

1996-97 = 350,273 Metric tonnes

1997-98 = 271,673 Metric tonnes

Balochistan

1996-97 = 25,826 Metric tonnes

1997-98 = 19.129 Metric tonnes

Punjab and Sindh

Nomianl

(B) Quantity of Marble Exported

1996-97

	Metric tonnes
(i) Marble Onyx Block Uncut/unpolished	14,902
(ii) Marble Chips	9,216
(iii) Onyx Manufacture	5,238
(iv) Marble Onyx slab	2,170
Total:	31,526

1996-97

	Metric tonnes
(i) Marble Onyx Block Uncut/unpolished	14,193
(ii) Marble Chips	7.797
(iii) Onyx Manufacture	5,212
(iv) Marble Onyx slab	2,660
Total:	29,862

23 . * **Sheikh Zarif Khan Mandokhel**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is fact that Water table in

in Balochistan is decreasing, if so, the steps being taken by the Government in this regard?

Mr. Gohar Ayub Khan: It is true that water table in the Province of Balochistan is depleting fast. Monitoring studies carried out by WAPDA established that water table is dropping at the rate of 0.8 ft. to 3.00 ft. annually, particularly in Quetta, Pishin Mastung and Mangocher Valleys. As a part of national Drainage Programme WAPDA is coordinating implementation of Check, Dam for which an allocation of Rs. 46.00 Million has been made in the revised PC-I which is under preparation.

24. * **Sheikh Zarif Khan Mandokhel:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that loadshedding of electricity is being done in Zhob; and

(b) the duration for which loadshedding was done in Zhob during the last 4 months and whether prior notice of the said loadshedding was given to the General public if not, its reasons?

Mr. Gohar Ayub Khan: (a) Yes! because local distribution system is overloaded.

(b) About 2 hours during morning and two hours during evening hours to avoid overloading on the local distribution system. Since it is not a scheduled load shedding, as such it was not made public.

25. *** Syed Qasim Shah:** Will the Minister for Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

(a) the details of incentives given/proposed to be given by the present Government for the promotion of tourism; and

(b) whether any funds have been allocated for the promotion of tourism, if so, the banks which will release loans in this regard and procedure for releasing these loans?

Mr. Mushahid Hussain Syed: (a) The present government has approved incentives and concessions as given below:-

(a) Status of tourism as an industry.

(b) Airport entry passes to the representatives of tour operators.

(c) Industrial tariff for central airconditioning and equipment run on motive loand in tourism Projects.

(d) No permission required for setting up of tourism projects in the private sector.

(e) Equity debt Ratio is 20:80.

(f) Opening of foreign exchange accounts allowed.

(g) Waiver of work permit restriction on the employment of foreign nationals in the category of the General Managers and technical personnel.

(h) No ceilings on payment of royalties, investor can enter

into contracts for transfer of technology and use of patent rights whithout the approval of any government agency.

(i) Charter flights are allowed on point to basis of Karachi, Islamabad, Lahore, Quetta and Peshawar.

(j) Natural Gas supply charges, on industrial Tariff rate basis.

In addition to above the present government have allowed following further incentives and concessions for tourism industry:-

(i) Allowing import of equipment for tourism Projects not an unfactured locally under SRO 28(I)/98, dated 17-1-1998 with reduced duty.

(ii) Reducing the number of check posts on the KKH.

(iii) Successfull introduction of the Computer technology in the tourism enteprises.

(iv) Open Sky Policy.

Proposed Incentives

The Government intends to implement following proposals for the promoting of tourism:-

(a) Concessionary loan financing for all tourism Projects irrespective of their location.

(b) Removal of restrictions on photography on some of the restricted sites.

(c) Rationalisation of re-fueling rates at international airports.

(d) Industrial tariff for all tourism Projects for electricity.

(e) 30 day visas on arrival for tourists.

(f) Tourism assignments for Pakistani diplomats abroad.

(g) PIA to have Tourism Literature in offices.

(h) 'Visit Pakistan Year 2001 launched as a Special tourism initiative.

(b) No credit line has been allocated specifically for the tourism Projects since 1996-97. Banks are however, free to extend credit to any project including tourism, keeping in view the credit worthiness of the borrower. The procedure for release of loan is the same as for any other project.

26. * **Syed Qasim Shah**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideratio of the Government to generate electricity on River Kunhar at Tehsil Balakot in the light of the feasibility report prepared by WAPDA, if so, when and if not, its reasons?

Mr. Gohar Ayub Khan: The question relates to SHYDO under the administrative control of the NWFP Govt.

27. * **Syed Qasim Shah**: Will the Minister for Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to install a chair lift in Kaghan Valley from Kawai to Shugran and from Shugran to Paya Makra to promote tourism there, if so, when and if not its reasons?

Mr. Mushahid Hussain Syed: At present there is no proposal under consideration of Government to install a chair lift in Kaghan Valley from Kwai to Shugran and from Shugran to Paya Makra due to financial constraint.

28. *** Mr. Aftab Ahmad Sheikh:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether it is a fact that corruption, embezzlement and mis-appropriation of worth 228 million rupees in the Public Works Department has been surfaced through 1997-98 Audit Report of the department;

(b) whether it is also a fact that during 1997-98 different thefts cases in the stores of Public Works Department Islamabad, Bannu and Lahore caused a loss of Rs. 1.5 million to the department, if so, the details of illegalities, the names of accused and their designations, allegedly involved at each station, separately and the action taken against these persons so far?

Syed Asghar Ali Shah: (a) The factual position is that a Proposed Audit Report 1997-98 (Vol. I and II) has been initiated by Director General Audit (Works) Which contains 157 Proposed Audit Paras for which the para-wise comments and views have been sought with documentary evidence. Break-up of these observations is enclosed. (Annexure-I).

This report only reflects the point of view of Audit and is yet to be discussed at various forums including DAC and finally in the PAC where paras which are not settled would attain finality.

(b) In the same Proposed Audit Report, two cases of theft amounting to Rs. 1,062 have been pointed out by the Audit. Brief of the two cases is placed at Annexure-II and III respectively.

Annexure-I

PROPOSED AUDIT REPORT 97-98 (VOL.I)

S. No.	Sub Head	No. of Case	Amount
(i)	Over payment	45	12.675
(ii)	Non-recovery	26	45.962
(iii)	Loss to Government	07	5.180
(iv)	Unauthorized expenditure	08	6.537
(v)	Miscellaneous	07	15.276
		93	85.632

PROPOSED AUDIT REPORT 97-98 (VOL.II)

S. No.	Sub Head	No. of Case	Amount
(i)	Consumption, frauds and thills	01	0.163
(ii)	Over payment	29	19.823

(iii)	Accounting From	3	1.121
(iv)	Violation of Propriety	9	10.755
(v)	Violation of Rules	10	33.961
(vi)	Recoverable	6	0.951
(vii)	Others	6	24.780
		61	91.863
	Grand Total:	157	177.495

Annexure-II

DRAFT PARA No. 22

LOSS OF Rs. 162,700 DUE THE THEFT OF MATERIAL

Division : Project E/M Divisional Islamabad.

In a division under the administrative control of a Federal Ministry some works under the Peoples Works Programmes were to be executed by WAPDA, which were subsequently transferred to Pak PWD for execution. In handing/taking over reports the material valuing Rs. 162.700 was shown as stolen. The loss was pointed out in August, 1997. The department replied that the stolen items were provided by the contractor, but no record in support thereof was produced. The matter was also reported to the higher authorities in January, 1998, but no further progress was reported.

The misappropriation of material and its subsequent non account/consumption with reference to provision in the estimate resulted in loss of Rs. 162,700 in May 1996.

Audit advises to recover the amount of produce *bonafied* consumption of material and disciplinary action against the defaulters.

REPLY OF THE DEPARTMENT

During the trnsaction of handing/taking over with WAPDA, some material (Cables) were found stolen. An FIR was immediately lodged with the Police Station but the thieves could not be apprehended by the police. A report in the matter was also furnished to the higher offices.

The stolen items were replaced by the contractor at his own cost and the scheme was handed over to WAPDA. There has been no loss to Government.

Annexure-III

Draft Para No. 79 **LOSS OF 9,00,000** **Division** : Civil Division No. 1 Lahore	**REPLY OF THE DEPARTMENT**
In a formation of Pakistan Public Works Department 2 No. Vehicle were stolen. The case was not reported to Audit as required under the rules not proper action was taken to recover the loss. The loss was pointed out in August, 1997. The department replied that a departmental inquiry was conducted and the driver was held responsible for the loss. He has however going into court. The matter was also reported to the Administrative Secretary in January, 1998 but no final action has been reported so far. The theft of vehicles has resulted in loss of Rs. 9,00,000 to government. Audit advises early recover of loss alongwith disciplinary action against the persons(s) responsible.	The Vehicle No. LOA-2066 was snatched by the dacoits on 12-10-1990 at 12.00 (PM). The Inquiry was conducted by the Department and the driver was found guilty. It was decided that the cost of the vehicle may be recovered from the driver. Meanwhile the driver filed an appeal in Civil Court Lahore for relief against the decision of the Department. The court declared him innocent. Moreover matter was also reported to the Police Authority to face out the said vehicle but Police Deptt. Declared Untraceable (Addampatta). The Vehicle No. LHM-4491 was stolen from the driver's residence CGE Colony Wahdat Road Lahore on 7-5-1996, the inquiry was conducted by the department and driver was found guilty, he was directed to deposit the cost of vehicle but he filed an appeal in Civil Court Lahore against the funding of inquiry which is under proceeding in court and the next date of hearing is 31-11-99.

29. * **Mr. Aftab Ahmad Sheikh:** Will the Minister for Housing

and Works be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to construct a new Rest House in Murree for Government Officers/Officials, if so, when?

Mr. Asghar Ali Shah: There is no such proposal for construction of any lodge/Rest House at Murree for government Officers/Officials.

30. * **Haji Javed Iqbal Abbasi:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the water tanks of the residential blocks in G-10/2 and G-10/3, Islamabad, have not been cleaned for the last many years, if so, its reasons and the time by which these tanks will be cleaned; and

(b) whether it is also a fact that there are no starters of the 25 motors installed for water supply to the residents of blocks in G-10/2, Islamabad, if so, the time by which these starters will be installed?

Mr. Ashgar Ali Shah: (a) No. The water tanks of residential blocks (432 flats) in G-10/2 and G-10/3, Islamabad were last cleaned during February-March, 1998, whereas water tanks of 32 blocks (512 flats) Cat-V flats in sector G-10/3, were cleaned during October, 1996.

Works of cleaning the water tanks in the residential blocks in G-10 /2 and G-10/3 will be taken up during the current financial year on the receipt of funds.

(b) No. All the electric motors have starters without which the motors cannot be operative.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین ۔ جناب پرویز رشید صاحب ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے یکم ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ منظور ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ حبیب جالب بلوچ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۳ تا ۶ اگست اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لیے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی درخواست منظور کرتے ہیں؟

(درخواست منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ سردار منظور احمد لغاری صاحب ذاتی وجوہات کی بنا پر گزشتہ اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لیے انہوں نے گزشتہ مکمل اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے ۔

(درخواست منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ قاضی محمد انور صاحب نے بعض ناگزیر مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۳ ستمبر اور حالیہ مکمل اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے۔

(درخواست منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب ملک سے باہر ہیں۔ انہوں نے مورخہ ۱۴ تا ۱۶ ستمبر کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے۔

(درخواست منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ منظور احمد شیخ صاحب نے ناسازی طبع کی بنا پر حالیہ مکمل

اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ منظور ہے۔

(درخواست منظور کی گئی)

Mr. Chairman: I have received a communication from Sub-Divisional Magistrate, Ferozabad, Karachi regarding arrest of the Senators. He has informed me that I have the honour to inform you that the following Senators were taken into custody on 11-9-1999, by the local police under Section 151 Cr.P.C, for preventing them from committing cognizable offence and were released on 12-9-1999 by this court, consequent upon initiate action of proceedings under section so and so. They are, Senator Begum Nasreen Jalil, Senator Taj Haider, Senator Qaim Ali Shah, Senator Raza Rabbani". Yes, Aitzaz Ahsan Sahib.

چوہدری اعتزاز احسن ۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے یہی عرض کرنا چاہ رہا تھا یہ سن کے کہ یہ آپ کے پاس آیا اور ہمیں اس کی اطلاع نہیں تھی۔ جناب! اس کے دو تین پہلو بڑے ہی سنگین ہیں ۔ میری دانست میں یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے ۔ کافی عرصے سے میں پارلیمنٹ میں ہوں اور اس سے پہلے بھی پارلیمنٹیرین سے تعلق رہا ہے۔ شاید ہی دفعہ 151 کے تحت کوئی پارلیمنٹیرین detain ہوا ہو ۔ پہلے تو اس بات کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ ایک نیا ہتھیار پارلیمنٹیرین کے خلاف استعمال ہونا شروع ہو گیا ہے ۔ یہ میں نے پہلے نہیں سنا کہ دفعہ 151 Cr.P.C استعمال ہوئی ہو ۔ یہ 151 کیا کہتی ہے، آپ بھی جانتے ہیں، میں بھی جانتا ہوں کہ کسی شخص نے کوئی جرم نہیں کیا ہے، ایک Assistant Commissioner کے ذہن میں نجانے کس بات پر، کن واقعات پر، کن حقائق پر ایک خدشہ یا اندیشہ پیدا ہوجاتا ہے کہ جناب وسیم سجاد صاحب یہ جرم کرنے جا رہے ہیں، کیا نہیں ہے، کسی قانون کی خلاف ورزی

نہیں ہوئی تو کیا ہم نے Assistant Commissioner کو یہ اختیار دے دینا ہے ؟ ہم پارلیمنٹ کے ممبران ہیں، جو لوگ اس وقت یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، یہ سارے وفاق کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کیا ایک اسسٹنٹ کمشنر فیصلہ کرے گا کہ جناب اعتزاز احسن! آپ کے ذہن میں یہ سوچ ہے، یہ ارادہ پیدا ہوچکا ہے اور میں آپ کو گرفتار کر رہا ہوں گو آپ نے ابھی تک کوئی ایسا کام نہیں کیا جو قابل دست اندازی پولیس ہو، اور گرفتار کر لیں۔ جناب چیئرمین! یہ بڑی اہم بات ہے، اس کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔ آپ دیکھیں کہ سندھ ایک federally administered terrified area بن گیا ہے۔ یہ نیا فاٹا بنا ہے، federally administered terrified area ہے۔ جس طرح عورتوں کے ساتھ سلوک ہوا۔ میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ میں صرف اس بات پر اس کی مذمت کرنا چاہتا ہوں۔ مہربانی کر کے آپ اس کو رد کریں، اس اسسٹنٹ کمشنر کو طلب کریں، اس کو آپ non-satisfactory declare کریں۔ جناب! آپ اس ہاؤس کے امین ہیں۔ آپ اس ہاؤس کے وقار، اس ہاؤس کے استحقاق، ہر ممبر کے وقار اور استحقاق کے امین ہیں۔ ہم کچھ نہیں ہیں۔ ہم ویسے تو بڑے ادھر ادھر پھرتے ہیں لیکن جب تک ہاؤس اور آپ کی طاقت ہمارے پیچھے نہیں ہوگی، ہم میں سے ہر ایک ممبر کمزور ہوگا جس سے وفاق کمزور ہوگا، جس سے جمہوریت کمزور ہوگی۔

ایک تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس کے بعد رضا صاحب کا privilege motion ہے، اس کے بعد debate پر ہم نے آپ کے چیمبر میں یہ طے کیا کہ سب سے پہلے سندھ کی صورتحال take up ہوگی، اس کے بعد وفاق کی encroachments into the provinces take up ہوں گی، جالب صاحب کا اس میں زیادہ حصہ ہوگا۔ اس کے بعد دوسرے دو items ہیں foreign policy with respect to Afghanistan اور royalty کا مسئلہ take up ہوں گے۔ پہلے آئٹم کا آغاز ہماری جانب سے ہو گا۔ اس کے بعد کراچی سے متعلق سینیٹر آفتاب شیخ صاحب کریں گے۔I

جناب چیئرمین! اس سے پہلے کہ یہ ہو۔ just wanted to put this on the record میں چاہوں گا کہ آپ ذرا ان کی جانب غور سے دیکھ کر، تھوڑا سا طیش کے ساتھ دیکھ کر، آپ کے چہرے پر جو متانت ہے اس کو تھوڑا سا ہٹا کر جس طرح کبھی کبھی ہماری طرف دیکھتے ہیں، ان سے پوچھیں تو سہی کہ یہ 151 Cr.P.C کب سے parliamentarians پر لگنا شروع ہوگئی اور اگر 151 Cr.P.C لگتی رہی تو پھر کہاں جا کر معاملہ رکے گا۔ یہ تو ایک بہت ہی سیاہ دن ہے کہ آپ کو ایک اسسٹنٹ کمشنر یہ بتا رہا ہے کہ آپ کے ہاؤس کے ممبران کو اس نے 151 ضابطہ فوجداری کے تحت detain کیا اور پھر چھوڑ دیا۔ اب ان سے جرم سرزد ہونے کا اندیشہ نہیں رہا؟ کیا اس کی صوابدید اتنی ہوگئی ہے جتنی کہ اکبر بادشاہ کی بھی نہیں تھی اور parliamentarians کو پکڑا۔

جناب چیئرمین! ہم آپ سے توقع کرتے ہیں کہ آپ اس کا سختی سے نوٹس لیں گے۔

Mr. Chairman: I will do whatever is permissible under the rules. Yes, Raza Rabbani Sahib.

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, that means you will do nothing, which has been your tradition. Yes, that has been your tradition. You have never safeguarded the rights of this House and you have never safeguarded the rights of the Senators sitting on the Opposition Benches. This is a fact.

(مداخلت)

میاں رضا ربانی: یہ تاریخ ہے بیٹھ کر سنو، بیٹھ کر سنو تاریخ کو۔ بات سنو۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی ۔ کیا ہوا، عزت کی بات کرتے ہو، اگر سینیٹر کی عزت نہیں ہے تو کسی شخص کی عزت نہیں ہوگی۔ کیا بات کر رہے ہو۔ Sir, please bring the House in order, then I will speak.

جناب چیئرمین، دیکھیں رضا صاحب! پہلی چیز تو یہ ہے کہ I will pray to put the House in order, but you also should refrain from making baseless allegations against the Chair.

Mian Raza Rabbani: It is not a baseless allegation.

Mr. Chairman: Rules not permit you to do that. So, If you violate the rules how can I stop them.

آپ اگر rules violate کریں گے تو---

Mian Raza Rabbani : You bring the House into order and then I will speak.

Mr. Chairman: How can I put the House in order when you violate the rules by directly targetting the Chair, کہ آپ نے allegations لگانے شروع کر دیئے ہیں۔ اگر آپ کریں گے تو میں ان کو کیسے روکوں گا۔ اگر آپ بھی rules follow کریں، یہ بھی کریں گے تو میرا خیال ہے بہتر ہو گا۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی ۔ اچھا مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین ۔ کریں۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی : جناب چیئرمین صاحب! حقائق تلخ ہوتے ہیں۔

بیگم تہمینہ دولتانہ : بہت تلخ۔

میاں رضا ربانی : جی ہاں' حقائق تلخ ہوتے ہیں اور یہ بات نہ کھلوائیں کہ نیویارک میں اور واشنگٹن میں کیا ہو رہا تھا۔ یہ بات چھوڑ دیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I have given the floor to Raza Rabbani.

خواجہ قطب الدین، جناب چیئرمین! جب اس قسم کے ریمارکس ہم نے دیئے تھے تو آپ نے اسے expunge کر دیا تھا اور انہوں نے اسی قسم کے ریمارکس پاس کئے ہیں کہ وہاں کیا ہو رہا تھا that is insinuating something else. اس لفظ کو واپس ہونا چاہیئے and you must expunge these remarks. ہم بھی مانتے ہیں کہ ہم عزت کریں گے۔

جناب چیئرمین : آج کچھ زیادہ ہی گرمی ہے' please calm down, I have given the floor to Raza Rabbani.

میاں رضا ربانی : جناب چیئرمین! let me make one thing very clear.

Begum Tehmina Doultana: Point of personal explanation.

جناب چیئرمین: Explanation دینا چاہتے ہیں۔ فرمائیے۔

Begum Tehmina Doultana : Sir, let us find out what is happening in Britain. Where is that missing Leader? What is their Leader up to? Where is she leading? Is she leading Britain? We are working night and day for the women and she was a women, she had the women beaten up and thrown in jail. She has beaten up right there in this ....

(مداخلت)

بیگم تہمینہ دولتانہ ، تلخ حقائق کی بات کرتے ہیں تو تلخ حقائق یہ ہیں کہ یہاں پر یہ لوگ بیٹھے ہیں سامنے کی لائن میں بیٹھے ہیں جنھوں نے جیلیں کاٹی ہیں۔ ہم غائب نہیں ہوئے ہیں ۔ ہمارا لیڈر غائب نہیں ہوا تھا۔ ہمارا لیڈر یہیں پر تھا اور اس نے ہر چیز face کی ہے۔ ہم لوگوں نے بھی ہر چیز face کی ہے۔ یہ تو ملک سے بھاگنے والے لوگ ہیں ان کا پتہ نہیں چلتا۔

جناب چیئرمین، O.K. اب رضا ربانی صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن : میں ایک منٹ لینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین : اعتزاز احسن صاحب! لیڈر آف دی اپوزیشن ۔

چوہدری اعتزاز احسن ، جناب چیئرمین! یہ بڑی عجیب اور دکھ کی بات ہے کہ میں تو بیٹھا دیکھ رہا تھا کہ جب ڈپٹی لیڈر آف دی اپوزیشن بات کرتے ہیں'۔۔۔ ٹھیک ہے آپ بے شک بیچ میں شور کیجیئے، لیکن بات کہاں سے کہاں لے جانے دی ہے آپ نے۔ اب خدارا! ان کو بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین ، میں تو کہہ رہا ہوں کہ بات کرنے دیں۔

چوہدری اعتزاز احسن، لیکن آپ کچھ control کریں ۔

جناب چیئرمین، میں کروں گا لیکن مجھے دونوں طرف سے support ملے تو میں control کروں۔ .... I would request you, both sides

چوہدری اعتزاز احسن، جناب! آپ انہیں control کریں۔ راجہ صاحب اس وقت نہیں ہیں۔ ادھر سے انہیں control کریں۔ رضا ربانی صاحب بات کرتے ہیں اور ادھر سے کوئی آواز نہیں آنی چاہیے میں یقین دلاتا ہوں کہ ہماری طرف سے کوئی آواز نہیں آئے گی' .but they must not speak or interrupt

Mr. Chairman: Raza Rabbani Sahib, please stick to the point.

Haji Javed Iqbal Abbasi: Point of Order sir.

Mr. Chairman: No point of order

یہ بات کر لیں اس کے بعد آپ کا point of order ہو گا' پہلے رضا ربانی کا point of order ہو گا۔ میں نے floor رضا ربانی کو دیا ہے اس کے بعد آپ کی بات سن لوں گا۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Raza Rabbani Sahib.

جناب حسین شاہ راشدی: جناب محترمہ تہمینہ صاحبہ نے کہا ہے کہ برطانیہ میں کیا ہو رہا ہے۔ یہ چیز حذف ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین: کیا چیز حذف ہونی چاہیے؟

جناب حسین شاہ راشدی: جناب! انہوں نے کہا کہ وہ نہیں جانتے کہ برطانیہ میں کیا ہو رہا ہے' insinuating something against our leader, یہ حذف ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں! رضا ربانی صاحب نے کہا کہ امریکہ میں کیا ہو رہا تھا تو میں نے اسے بھی حذف نہیں کیا تو یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: But that sentence must be expunged.

(interruption)

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین صاحب! اس سے پہلے کہ میں privilege motion پر آؤں--

جناب چیئرمین: یہ privilege motion کہاں ہے - میرے پاس تو

نہیں ہے۔

Mian Raza Rabbani: Just a minute, I am coming to that.

(interruption)

Mr. Chairman: I will request, some patience on both sides.

Mian Raza Rabbani: Sir, if they are going to act in this manner then they will also not be allowed to speak, let this be very very clear to them.

One Honourable Member: Is it a threat?

Mian Raza Rabbani: Yes it is a threat. What do you want to do about it?

Mr. Chairman: Raza Sahib, please I give you the floor,

آپ بات کریں اپنی۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: The House is adjourned.

[At 8.13 p.m, the Chairman adjourned the House for short while.]

(مختصر وقفے کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب چیئرمین(جناب وسیم سجاد) دوبارہ شروع ہوئی)

جناب چیئرمین۔ جناب اعتزاز صاحب ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین صاحب! آج دراصل راجہ صاحب بھی

نہیں ہیں اور کچھ حرارت بھی زیادہ ہے ۔ ٹمپریچر بھی زیادہ ہے ۔ کچھ واقعات بھی بڑے سنگین اور انوکھے ہوئے ہیں۔ جن میں سب سے انوکھا واقعہ یہی تھا۔ آپ بھی وکیل ہیں۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ یہ ایک انوکھا واقعہ ہے کہ دفعہ ۱۵۱ پارلیمنٹیرین پر لگائی گئی ہو ۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس سے پہلے کہ رضا ربانی صاحب تقریر کریں، میں تمام ہاؤس سے پھر درخواست کروں گا کہ رضا ربانی صاحب کو آپ سنیئے، پھر جو بھی بات کرنی ہو، اس کے بعد جواب دیا جا سکتا ہے ۔ جناب چیئرمین! آپ سے بھی ایک درخواست ہے کہ یہ ۱۵۱ کے معمے کے بارے میں پتہ تو کریں کہ کیا اب ایک نئی روایت شروع ہو جائے گی یا یہی چلے گی؟

جناب چیئرمین۔ وٹو صاحب! یہ ذرا پتہ کریں کہ یہ جو ان کے مقدمات ہوئے وہ کن حالات میں اور کیسے ؟

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ میں اس سلسلے میں بھی اطلاع دوں گا اور باقی جتنے اعتراضات آئیں گے ان کو بھی میں نوٹ کروں گا۔ صوبائی حکومت سے پوری اس کے متعلق انفارمیشن لوں گا۔

جناب چیئرمین۔ ۱۵۱ کے متعلق بھی بتا دیں کہ کیا چیز ہے ۔ او۔کے۔ جناب رضا ربانی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب چیئرمین۔ آپ بعد میں، رضا ربانی صاحب پہلے بات کرلیں ۔ اس کے بعد، اچھا آپ بھی بتائیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب چیئرمین صاحب! قائد حزب اختلاف چوہدری اعتزار احسن صاحب نے کہا ہے کہ دونوں طرف سے ایک دوسرے کی بات کا احترام کرناچاہیئے۔ ہم ان کی بات کو مانتے ہیں اور آج دن تک ہماری یہ روایت رہی ہے کہ حکومتی بینچوں کی طرف سے جب کبھی بھی حزب اختلاف یا رضا ربانی صاحب یا کسی نے

بات کی یا محترم بزرگ خٹک صاحب نے بات کی ہے تو ہماری طرف سے کسی نے کوئی لفظ اٹھایا ہو یا بات کی ہو تو اس کے ہم مجرم ہیں لیکن ہمارے کوئی وزیر، کوئی ہمارا debater یا وزیر قانون جب کوئی بات کرتے ہیں تو یہ مداخلت کرتے ہیں جس کی وجہ سے یہ بات پیدا ہو رہی ہے ۔ہم ان کی ہر بات کا احترام کرتے ہیں ۔ یہ بھی عہد کریں ہم بھی عہد کرتے ہیں کہ انشاء اللہ اگر ان کا کوئی آدمی -----

(مداخلت)

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ دیکھیں! اب زاہد خان چیخ کر رہا ہے ۔ ابھی سے اختلاف شروع ہوگیا۔ جناب! آج تک ہمارے حزب اقتدار کے ممبران نے کسی قائد، کو کسی حزب اختلاف کے لیڈر کو برا بھلا نہیں کہا ۔ ہمارے قائد کو یہاں غدار کہا گیا جو کہ ملک کا وفادار ہے ۔ اس کے باوجود ہم کہتے ہیں کہ جناب افہام وتفہیم سے چلا جائے۔ یہ پارلیمنٹ ہے ' ایوان بالا ہے ' یہاں پر تعمیری تنقید کی جائے ۔ جہاں اختلاف رائے ہو وہاں اختلاف کیا جائے ۔ میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ تعاون کریں، ہم ان کے ساتھ تعاون کریں گے ۔ یہ پاکستانی ہے تو یہ بھی ہیں اور ہم بھی ہیں۔ اگر پاکستان نہ رہا تو نہ یہ رہیں گے نہ ہم رہیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ میں آپ سب سے یہ درخواست کروں گا کہ ہمارے جو قائدین ہیں وہ قابل احترام ہیں ۔ ہمارے سینیٹرز جو ہیں وہ بھی قابل احترام ہیں ۔ یہ پارلیمنٹ ہے ۔ یہاں پر ایک دوسرے کے ساتھ اختلاف رکھنا قدرتی بات ہے ۔ لیکن ہر ایک چیز کا طریقہ کار ہوتا ہے ۔ اور اس میں ' میں دونوں sides کو یہی درخواست کروں گا کہ مہربانی کرکے ایک دوسرے کی بات سنیں۔ شدید اختلاف بھی ہوں تو میں آپ کو موقع دوں گا اس کے بعد اگر کوئی بات کرنا چاہیں تو ضرور کریں ۔ لیکن ان کو interrupt نہ کریں، ان کو بات کرنے دیں ۔ اور میں رضا ربانی صاحب سے بھی درخواست کروں گا کہ مہربانی کرکے آپ ایسے الفاظ استعمال کریں کہ خواہ مخواہ کی باتیں نہ بنیں ۔ مہربانی ۔

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ ایک نیا breach of privilege پیدا ہوا ہے اور وہ اس رپورٹ سے ہوا جو آپ کو بھیجی گئی ہے ۔ چونکہ اس رپورٹ میں ہاؤس کو mislead کیا گیا ہے ۔ چیئرمین کو mislead کیا گیا ہے ۔ پہلی بات تو قواعد کے مطابق غالباً

it is Rule 67 and 68 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, intimation of the arrest of a member of the Senate has to be first communicated to you. Subsequently, if that member is released by a court or acquitted by a court or charged by a court or convicted by a court, then that is a second stage.

Mr. Chairman: I just want to clarify, I have received the first intimation

جس میں لکھا ہوا تھا کہ I have the honour to inform you that the following Senators were taken to custody on September 11, 1999. اس میں چار سینیٹرز کا نام ہے، نسرین جلیل صاحبہ، تاج حیدر صاحب، قائم علی شاہ اور رضا ربانی اور اس کے بعد جو دوسری رپورٹ آئی، اس میں لکھا ہوا تھا کہ local police نے اس کو arrest کیا تھا اور پھر release کر دیا تھا۔ اس میں پانچ کا نام ہے، نسرین جلیل صاحبہ، تاج حیدر صاحب، قائم علی شاہ صاحب، آفتاب شیخ صاحب اور رضا ربانی صاحب۔ Just to give you the facts.

Mian Raza Rabbani: Right sir. So, first of all, you received no intimation about the arrest of Senator Aftab Sheikh, that is No. 1.

جناب چیئرمین۔ اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ I don't know, I will take it up from these.

Mian Raza Rabbani: No. 2, is that I think, according to the words that you raised, it is stated that they were or we were released on the 11th which is incorrect. We were released at 8.30 a.m. in the morning of the 13th of September. That is another misinformation that has been given and we were not produced in any court whatsoever. And, therefore, the assertion that the court passed this order, is also incorrect. So, a new breach of privilege has been committed by this regime in which it has misled the House and I would, therefore, request you to take notice of this breach of privileg under Rule 61 which I am moving right now.

So that I can get comments. جناب چیئرمین۔ آپ مجھے لکھ کر دے دیں۔

میاں رضا ربانی۔ میں آپ کو لکھ کر بھی دے دوں گا۔

PRIVILEGE MOTION RE: ARREST OF FIVE SENATORS FROM SINDH.

Mr. Chairman, at the very outset I want to make it very clear that when we five Senators are moving a privilege motion, it is not that we are seeking protection or we are wanting to hide behind the skirt of parliamentary privileges. I want to make it abundantly clear on behalf of the Grand Democratic Alliance that our struggle against this regime which has debased institutions, which is a regime of defaulters, which is bringing the federation on the precipice of destruction, our struggle irrespective of the use of state terrorism against the people of federation will continue till

final victory. I would also like to make it abundantly clear --

کہ جو سینیٹرز کے ساتھ ہوا اس کی کوئی حیثیت نہیں، جو رویہ پولیس نے صوبہ سندھ کے اندر اور بالخصوص کراچی اور حیدرآباد شہر میں اختیار کیا گیارہ اور بارہ تاریخ کو political activists کے ساتھ، جس بربریت کا سلوک کیا، جس طرح ان کی پیٹھوں اور سروں پر لاٹھیاں ماری اور برسائی گئیں، آنسوگیس کی شیلنگ اندھا دھند کی گئی اور جس طریقہ کار سے خواتین کے سر سے دوپٹے اتارے گئے، جس طریقہ کار سے خواتین کو سڑکوں پر بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا گیا، اس سے خدا کی قسم! ہمارا کوئی privilege breach نہیں ہوا ۔ لیکن چونکہ یہ ایوان بالا ہے، چونکہ یہ گھر وفاق کا علمبردار ہے تو ہم تاریخ کے لئے، آنے والی نسلوں کے لئے اس بات کو قلمبند کرنا چاہتے ہیں کہ کس طرح رائے ونڈ سے ایک فاشسٹ حکومت صوبہ پختونخواہ، صوبہ بلوچستان اور صوبہ سندھ کے ساتھ بربریت کر رہی ہے اور کس طرح صوبہ پنجاب کے نام کو، پنجاب کے غریب اور پسے ہوئے عوام کے نام کو خراب کیا جا رہا ہے اور کس طرح وفاق کو اس ڈگر پر لے جایا جا رہا ہے جہاں وفاق کی سالمیت کو خطرات لاحق ہیں ۔ ہم پہلے بھی یہ بات سینٹ میں کہہ چکے ہیں ۔ جناب چیئرمین! اس بات کی کوئی حیثیت نہیں کہ گیارہ گیارہ سال کے بچوں کو کراچی میں پولیس لاک اپ میں بند کیا جائے، اس وقت اس بات کی کوئی حیثیت نہیں کہ کسی سینیٹر کو وارنٹ کے بغیر گرفتار کیا گیا، جب ہماری ماؤں بہنوں کی عزت شہروں اور دیہاتوں میں محفوظ نہ ہو تو اس بات کی کوئی حیثیت نہیں کہ ہمیں judicial remand کے لئے پیش نہیں کیا گیا لیکن جناب چیئرمین صاحب! ریکارڈ کے لئے ہم نے یہ privilege motion move کی ہے اور میں یہاں پر آپ کی توجہ چاہوں گا۔

Mr. Chairman: I am listening to you. Do not worry.

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین! میں نے یہاں پر جب ابتداء میں کہا کہ

سینیٹرز کے حقوق کا تحفظ نہیں ہو رہا ہے تو دوستوں کو بات بری لگی - میں مثال آپ کو دے رہا ہوں۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ۲ سینیٹرز کے سر پھاڑے گئے۔ پولیس کی بربریت ہوئی، matter House میں آیا۔ سپیشل کمیٹی بنائی گئی۔ اس کمیٹی کی صرف ایک میٹنگ ہوئی۔ اس کے بعد وہ میٹنگ آج تک نہیں ہوئی۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے سینیٹر عبدالحئی بلوچ کا سر پھٹا۔ ۱۱ ٹانکے لگے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے پارلیمنٹیرین کو آنے کی اجازت نہیں لیکن پرائم منسٹر کے چہیتوں، بنیاد پرستوں کو لے کر پارلیمنٹ کا گھیراؤ کرنے کی اور سینیٹرز کو دھمکی دینے کی اجازت تھی کہ ۱۵ ویں ترمیم پاس کرو، اس جلوس کی اجازت تھی۔ ایک سینیٹر کا سر پھٹا۔ آپ نے پھر ایک سپیشل کمیٹی بنائی۔ اس سپیشل کمیٹی کا کیا حشر ہوا۔ آج تک ایک بھی اجلاس نہیں ہوا۔ سینیٹر علی نواز شاہ Anti Terrorism (Second Amendment) Ordinance, 1999 کے تحت بند ہوا۔ بند پڑا ہے۔ اس کے گھر پر، اس کے گاؤں میں، اس کے گوٹھ میں raid ہو رہے ہیں لیکن اس کا privilege motion آپ کے سیکرٹریٹ میں مرہون منت پڑا ہوا ہے۔ سینیٹر چانڈیو کے arrest کے اوپر breach of privilege ہوا۔ ان کا privilege motion بھی آج تک پڑا ہوا ہے۔ یہ اس ہاؤس کی تاریخ رہی۔ لیکن پھر بھی ریکارڈ کے لئے میں اس incident کی تفصیلات بیان کروں گا کہ اس incident میں کیا ہوا؟ سندھ کے موضوع پر جب میری تقریر کرنے کی باری آئے گی تو میں آپ کو details بتاؤں گا کہ کس طرح ایک صوبے کے اندر پبلک میٹنگز کو روکا جا رہا ہے۔ کس طرح دفعہ 144 لگا کر اس پورے صوبے کے اندر political activities کو cripple کیا جا رہا ہے۔ کس طرح parliamentarians کو extermine orders دیئے جا رہے ہیں۔ میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا۔ آپ کیا message بھیجنا چاہتے ہیں؟

You have already committed the genocide of the Constitutional rights of the province of Sindh. You are guilty of the genocide of the Constitutional

rights of the province of Sindh. And now you stopped the leader of the ANP from coming to the province of Sindh that the Pakhtoonkhawa people can't come to Sindh.

(interruption)

Mr. Chairman: Zahid Khan Sahib, plesse, again I would only request for calm.

آرام سے بات کریں۔ رضا ربانی صاحب۔

(interruption)

Mr. Chairman: No.

وہ مجھے الزام دے رہے ہیں۔ مجھے غصہ نہیں آرہا تو پھر کیا بات ہے۔ مجھے الزام دے رہے ہیں، دینے دیں، کوئی بات نہیں۔

OK. Yes, please Mr. Raza Rabbani.

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, you have prevented leaders from province of Balochistan by......

(interruption)

Mr. Chairman: O.K.

زاہد خان صاحب! اس میں غصے کی کوئی ضرورت نہیں، یہ بات آرام سے بھی ہوسکتی ہے۔

Yes please.

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, sir, you have prevented, this regime has prevented leaders from Balochistan from entering the province of Sindh. This regime has served orders of extermine on leaders

from the Punjab from remaining in the province of Sindh. This gives rise to serious doubts in the minds of the inhabitants of Sindh

کہ کیا آپ سندھ کو باقی صوبوں سے کاٹ کر لوگوں کا physical genocide کرنا چاہ رہے ہیں۔ کیا آپ کی منشاء یہ ہے کہ وہاں آپ نے جو بربریت کرنی ہے، آپ نے جو نسل کشی سندھی لوگوں کی کر نی ہے، اس کو کسی بھی صوبے کا کوئی بھی لیڈر دیکھ نہ سکے۔ آپ یہ message بھیج رہے ہیں اور جناب چیئرمین صاحب! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ privilege motion میں on the record رکھنا چاہ رہا ہوں تا کہ یہ تاریخ حصہ بنے لیکن اس privilege motion کو on the record رکھتے ہوئے، ماضی کی روایات کو سامنے رکھتے ہوئے ، ماضی میں Opposition کے privilege motion جس طرح ختم کئے گئے اور جو ان کی روش ہے، اسے سامنے رکھتے ہوئے اور اس روش کا مناسب جواب دیتے ہوئے میں سینیٹر قائم علی شاہ صاحب ، سینیٹر تاج حیدر صاحب، سینیٹر آفتاب شیخ صاحب اور سینیٹر نسرین جلیل صاحبہ کی اجازت کے ساتھ اور جناب چیئرمین صاحب! آپ کی اجازت سے میں اس motion کو پھاڑتا ہوں، کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ اس motion کا کیا حشر ہونا ہے اور یہی متحدہ Opposition کا حکومت کو پیغام ہے۔

Mr. Chairman: I take it then...

آپ نے تو بڑے ڈرامائی انداز میں بات کی ہے۔ It stands withdrawn. So, I take it that you are withdrawing it. So, it stands withdrawn.

(interruption)

Mr. Chairman: Aitzaz Ahsan Sahib.

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین! میں ایک عرض کروں۔ ظاہر ہے کہ ہم سب کو دکھ ہوتا ہے کیونکہ ایک privilege motion پہلے تھا، رضا ربانی اور میرے

سر پر چوٹیں آئیں تھیں اور اس کے بعد جو باقی بتائی ہیں، ان privilege motions پر، ان استحقاق کی تحریکوں پر وہ پیش رفت نہیں ہوئی جس کی ہمیں توقع تھی۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں اعتزاز صاحب! اس وقت کمیٹی بنی، اس کا سربراہ میں نہیں ہوں، اس کمیٹی کے کوئی سربراہ ہوں گے، ان سے پوچھیں، مجھے آپ کیا کہہ رہے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین! اس معاملے میں ، میں عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ ہم یہ چاہتے ہیں اور چونکہ یہ privilege motion آپ کے پاس آیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، میرے پاس تو آ گیا ہے لیکن انہوں نے withdraw کر لیا ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں ان کو persuade کروں گا ، ہم یہ privilege motion move کریں گے ۔ ہم صرف آپ سے اس دفعہ گزارش کریں گے پچھلا تجربہ نہ دہرایا جائے ۔ یہ privilege motion جو ہم move کریں گے اس میں ہم یہ توقع رکھیں گے کہ جو ضابطوں کے تحت رائج کمیٹی ہے اس کو بھیج دیا جائے، اس کی وقتاً فوقتاً meeting ہوتی رہتی ہے ، Special Committees کی meetings نہیں ہوتیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے خود agree کیا تھا تب ہی Special Committee میں گیا ہے، میں تو نہیں بھیج سکتا ۔ Aitzaz Sahib, I have no power to send it to a Special Committee آپ لوگوں نے agree کیا ہو گا تو ہی گیا ہوگا، ریکارڈ دیکھ لیں۔ I can't send it to a Special Committee.

چوہدری اعتزاز احسن۔ میں عرض کرنا چاہ رہا ہوں اور میں پہلے ہی آپ کو عرض کر دوں I will persuade them, he is my colleague. اور آپ کا جو مسئلہ ہے وہ صرف یہ ہے کہ ---

Mr. Chairman: So, I take it that it is not being done

وہ کہتے ہیں کہ جو move کرنے والے ہیں it means you are saying not done.

Ch. Aitzaz Ahsan: Sir, may I submit, I would like it and I speak on behalf of the Opposition to be referred to the Privileges Committee for investigation.

Mr. Chairman: I will look into it.

اگر ہو لیکن in the time being تو سوال یہ ہے کہ جو mover ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں کرتا۔ Why will you persuade him?

(مداخلت)

Mr. Chairman: Let him speak on point of order. We will see what happens tomorrow.

(interruption)

چوہدری اعتزاز احسن- میں یہ گزارش کر رہا ہوں اور میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ جو اِدھر بیٹھے ہوئے دوست ہیں ان کا مشورہ نہ سنیں اور نہ لیں۔ میں نے یہ بات آپ کے وقار کی وجہ سے کی ہے۔ یہ تو اس طرح کا رول ادا کر رہے ہیں کہ اگر کوئی ایسا کام ہو تو یہ چاہتے ہیں کہ آپ زیادہ اس میں خوار ہوں۔میں کہہ رہا ہوں' نہیں۔ جناب چیئرمین! پارلیمانی تاریخ میں میرے خیال میں میں نے پڑھا بھی نہیں ' میں نے سنا بھی نہیں' اسی لئے میں intervene کر رہا ہوں اور آپ دیکھیں کہ ان Senators کو کس قدر ناامیدی ہو گی with the process of privilege motion ناامیدی یہ ہو گی کہ انہوں نے یہ کاغذ پھاڑ دیئے ہیں۔ We will take it up again tomorrow اور خدارا! یہ جو آپ کو انگیخت کر رہے ہیں اِن کی نہ سنیں ' یہ اپنوں کی بھی رسوائی کا باعث ہیں اور غیروں کی بھی رسوائی کا باعث ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اب اس کے بعد کیا کرنا ہے۔ آفتاب شیخ صاحب! فرمائیے۔

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: I am extremely grateful to you, Mr. Chairman, for having giving me the floor. The whole debate and the temperature has risen high because of the arrest of the Senators and the way the Sindh administration has treated the Senators. I would immediately dilate upon the provisions under which these are subjected to this inhuman treatment.

Mr. Chairman, you have read the order before this august House. The order in question based on Section 151. I am reading the Section because, Mr. Chairman, I am not delivering any emotional speech hard and fast because you are a barrister, you are practicing lawyer, you understand what law is. Section 151 falls in Chapter 13 of the Criminal Procedure Code. In this Chapter before Section 151, there are Section 150 and 149, the Chapter begins from Section 149.

Police to present congnizable offences: Every police officer may interpose, for the purpose of preventing, and shall, to the best of his ability, prevent the commission of any cognizable offence.

Section 150; Information of design to commit such offences: Every police officer, receiving information of a design to commit any cognizable offence, shall communicate such information to the police officer to whom he is subordinate, and to any other officer whose duty it is to prevent or take cognizance of the commission of any such offence.

Then we come to the relevent Section, Mr. Chairman, and I beseech, I request you for your attention.

Mr. Chairman: Yes, I am listening.

Mr. Aftab Ahmad Shaikh: Section 151 says; "Arrest to prevent such offences, such offences which have been made, mention of which has been made, A police officer", I will request your attention.

Mr. Chairman: I am listening.

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: "Police officer knowing of a design to commit any cognizable offence may arrest, without orders from a Magistrate and without a warrant, the person so designing, if it appears to such officer that the commission of the offence cannot be otherwise prevented".

Now, this is the discretion and power, not on a magistrate, this discretion and power is of a police officer, and in exercise of that power in Karachi, on the 11th of September, I will just give you the detail, and on 12th of September, the police officer, in exercise of this authority and this power affected, the arrest of myself, who is a Senator and member of this House, Mr. Raza Rabbani, he is also a Senator and a member of this House, Mrs. Nasreen Jalil, she is also a Senator and a member of this House, and the four gentlemen; Syed Qaim Ali Shah and Mr. Taj Haider. Now these are the five Senators who were arrested by the police officer in exercise of his own discretion and in exercise of his own authority and in Hyderabad,

Mr. Khurshid Shah was dragged and arrested by the police officer in exercise of his authority. All the arrests were based entirely on Section 151.

Now, I had to take up this point in my speech, learned Leader of the Opposition did dilate on this point. So, my submission to you, Mr. Chairman, is that what is the length and depth of the powers of the police officer, I just wanted to ask, what was that cognizable offence which we were likely to commit and which gave the authority and power to the police officer to drag as physically, virtually three or four police officers at one time, they dragged Senators and then hired the Senators into the mobiles standing there. Is this the police state? Is this the place which is not run by the Constitution, by law but it is run by the whims and discretion of the police authorities? Mr. Chairman, there has to be a line drawn so far as the exercise of this power is concerned.

I will now take you Mr. Chairman, to that what we were doing actually. What Khurshid Shah was doing and what we Senators were doing. The best case that can be argued against us is that we were in the process of violating Section 144, that is all. Now if you violate Section 144, Mr. Chairman,.... I have got the schedule of the Criminal Procedure Code with me which says; "that shall not arrest without warrant", the police officer will not arrest without warrant. Then Mr. Chairman, summons are to be issued, it is bailable but not compoundable, this is the whole substance

of the way, the authority, the power of the police officer. So, Mr. Chairman, this is in fact a clear cut abuse, a clear cut violation, a clear cut acting in excess of the authority by the police officer and I am really surprised Mr. Chairman, that when the intimation has come to you, you have just read it. You have not even taken the trouble of going through Section 151, the scope of section 151, as to whether this was possible or not. We have not committed any cognizable offence. We did not issue any one.

جناب چیئرمین۔ مجھے بتائیں کہ what is my role in this. مجھے تو رولز کے مطابق انہیں inform کرنا ہوتا ہے۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, you are the custodian of this House and as custodian of this House when this intimation came to you, it should have struck your mind as to what this Section 151 Cr.PC and what has been alleged against us is that you have acted in violation of 151 and the police officer has exercised the power under Section 151. Then what was Section 151 under which these six Senators were arrested immediately and we were taken for 48 long hours. We were asked to sit at a place which is totally, entirely, untidy worthy of human habitation and all of the Senators were held there for 48 long hours and the act hurling was in the exercise of this power. We have not committed any cognizable offence. We have not done anything. There was no allegation against us.

Mr. Chairman: You might do it.

وہ لکھا ہوا ہے کہ اگر آپ کے ذہن میں بات ہے کہ آپ کریں گے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ اگر جناب چیئرمین! میرے ذہن میں یہ بات ہے تو کوئی بچ نہیں سکتا۔ اگر پولیس کے اختیارات کو اتنی وسعت دیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ قانون تو اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ کوئی نہ بچ سکے۔ آپ پڑھیں، آپ نے یہ خود بتایا ہے ۔ میں اس بات کو concede نہیں کر رہا ۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ جو language ہے وہ تو یہی ہے کہ کسی کے کرنے کا خدشہ ہو جائے ۔ آپ ذرا 151 کو پڑھیں ۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman, I will not say that it is the police officer who is solely responsible. It is the government of the time and the umbrella which has been provided to the police officer, he has acted under that umbrella. He has arrested the Senators. He does not treat Senators, this is for any other person. There is no difference in his eyes so far as the Senate of Pakistan is concerned or our membership as Senators of this House is concerned. So Mr. Chairman, 151, a precedent has been set, Mr. Chairman, a day might come, you may be on this side and a police officer may arrest you under Section 151 without you are having committed substantive offence. So we have to set the direction, we have to set the whole thing straight that this should not happen, today it is happening with us but a time may come when they might sit on this side and the police officer may act in the same manner. So, therefore, Mr. Chairman, something has to be done in this direction. You have to take serious notice of this. You have to find out, this is the privilege, you

should take notice of it that in this manner, by exercise of this power, using Section 151, five, six senators have been detained, dragged, hurled in the mobiles and the way they have been treated, everything has come to the notice Mr. Chairman, and merely because they have released us, the initial wrongs done to us, stands where it is.

Now, Mr. Chairman, this is the Government of Mian Nawaz Sharif, this has earned many trophies, it proclaims that it is a democratic government, it believes in democracy. But the trophies that this Government has earned during the last two and half years of its rule, I will start from the way they are crushing the Opposition in all the provinces particularly in the province of Sindh. The *mala fide* manner in which Section 144 is being used and they want to cripple the Opposition, they do not allow the voice of dissent. We want to have peaceful protest, we want to have peaceful rallies, we want to exercise our right of dissent, we want to tell the people that the Government is acting in a manner which is totally in violation of the Constitution, which is totally in violation of the rules, regulations and laws. But this right of ours, is a democratic right and they say that they believe in democracy, but in practice they are using the police force to cripple us, to see that we do not have that right.

Mr. Chairman, in Sindh, I will start from the time when Sindh's Provincial Assembly was over powered by the Centre. On 28th of May, 1998, emergency was declared. When the emergency was declared, Mr.

Chairman, it was declared entirely in a different context. There was imminence of attack from Israil, there was imminence of attack from India at that time and that was the reason why the President exercised the powers under Article 232 (1) and emergency was declared. But in mala fide manners, the Federal Government under Article 232 (2) (c), extended Governor's Rule to province of Sindh and thereafter, from that time of 30th of October, 1998 upto date, Mr. Chairman, Sindh is being ruled by remote control from the Federal Government.

Mr. Chairman, the provincial Assembly of Sindh is totally disfunctional. It is not being allowed to function and a person who is not a member of that Provincial Assembly, who is not an elected member of that Provincial Assembly, he exercises now, the powers of the Chief Minister. He is the Chief Minister of the Province virtually. Muslim League, having only 12 or 13 votes out of 109 is enjoying all the perks and privileges in the province of Sindh. They are running the Karachi Metropolitan Corporation. They are running the Hyderabad Municipal Corporation, all the funds, everything is being misused by the Muslim League people. Because, my humble submission is; they could otherwise, they could have controlled the Corporations, they could not have been victorious in achieving their objective otherwise. So, this is the way in which Governor's Rule has been extended to the Province of Sindh and they have taken control of all these things and they are using all the money and

funds of these corporations in the Provincial Government.

Mr. Chairman, this is one aspect, 14 Articles of the Constitution have been suspended. Normal government is not being allowed to function in the province of Sindh. You know, Mr. Chairman, one party in province of Sindh has got 37 votes, the other party in the province of Sindh has got 28 votes, Muslim League only has 12 votes. My submission is, why the other two parties are not being permitted to form the Government in the Province of Sindh? Then Mr. Chairman, the matter does not end here. The police force in Sindh is being used to repress us, to raid our houses, to insult our women folk and all the *"thanas"* are dens of bribery. The police is recovering money from everybody who approaches those *'thanas'*. Today I have also received an intimation, we have had so far merely 28 persons killed in extra judicial killings, after the taking over of new I.G, after the imposition of the Governor's Rule. A person arrested during the night of 4th and 5th of September, his name was Rehan Bandhani, today I have received intimation that this man has been killed in the police custody, he was a young boy.

Now, my submission is that where that thing is going to end. If in this manner, people are being killed by police. This is the extreme of brutality which has brought to bear upon the people of Sindh, Mr. Chairman. This is how total elected members of my party, 45 of them, 28 members of the Provincial Assembly, 12 of the National Assembly and 5

belonging to Senate, all of them have been put on the Exit Control List . Is it *Jamhooriat?* Mr. Chairman, if you kindly watch the television, if you have seen the television yesterday and day before yesterday, Mr. Chairman, you will see the way, women have been dragged by their hair, in a line on the street and the police was dragging them.

(Voices, Shame, Shame)

Aftab Ahmed Sheikh: This is something which has been done by a Government and by a party, Mr. Chairman, by a Government and by a party which wanted to enforce Shariat Law here. This has been done by a Government and by a party which wanted to bring the Constitutional 15th Amendment; *Khilafat, Shariat,*

شریعت کی بات کرتے ہو، خلافت کی بات کرتے ہو، جناب چیئرمین! آپ کے لئے یہ باتیں زیادہ توجہ کے قابل نہ ہوں لیکن میں آپ کو دستور کا حوالہ دیتا ہوں

I will just refer you to Aritcle 14; "the dignity of man and subject to law the privacy of home shall be inviolable, no person shall be subjected to torture for the purpose of extracting evidence. Is this the diginity of man? Is this the way the Government is acting? You make the women fall on the street, dragged them by their hair. Don't believe me, Mr. Chairman, look at the television, they were not allowed to capture those scenes. They could not televise them. But the foreign media, BBC, CNN, ZTV, all of them have captured that entire scene and they have been showing on the television that how they have acted with regard to women folk and this is

the Islamic state of which Mian Nawaz Sharif says that I will implement the *Shariat* Law here. I will bring 15th Amendment here, Mr. Chairman. This is how things are going on and what about the 14 billion rupees of loan which Mian Nawaz Sharif has to repay to the banks. Don't they remember, Mr. Chairman, during the caretaker's time when Mian Nawaz Sharif wanted to contest the elections, he said change the definition of defaulter and the definition was changed, it was amended and Fakhar-ud-Din G. Ibrahim, the then Law Minister submitted and tendered his resignation as a protest. He said, I am not going to continue as Law Minister. This is the state of affairs. So, Mr. Chairman, he got the definition amended to suit his purposes so that he could contest the seat and then after this day he has to pay 14 billion rupees to this country. Mr. Chairman, not this only, during this regime, I have seen the facts and figures, Mr. Chairman, 700 billion rupees is the additional burden of the loans that this Government has taken from different agencies. We are now totally the slaves of the World Bank and the I.M.F. Mr. Chairman, whatever they say, they dictate our policies. We have reached such a sorry state of affairs that it is they who dictate our policies, Mr. Chairman.

Now, my submission is that because of the IMF and because of the World Bank 3.75 million people has lost their jobs, because of the IMF and the World Bank, they have been dictating that in this particular institution

آپ اتنے آدمی نکال دو۔ فلاں ادارے سے اتنے آدمی نکال دو۔ 3,75,000 آدمی اب تک نکالے جا چکے ہیں

because of the dictations that this Government is taking from the World Bank and IMF, Mr. Chairman. These are the trophies, these are the prizes, these are the medals, which this government has earned during two and half years. Foreign Exchange Reserves have gone to 35 crores at the lowest ebb. This is what, the way in which this government is acting. We stand no where in the International Comity. The Declaration of Washington and the Lahore Declaration both were unilateral acts of Mian Nawaz Sharif. Neither the Parliament was consulted, nor the people were consulted, nor the Cabinet, his own Cabinet was consulted. No body knows about these declarations.

Mr. Chairman, we are totally secluded in a matter of foreign policy. We have no friends left now. India has won the Kargil war. Things which we had won in the field, we have lost those things on the table because of the faulty policies of Mian Nawaz Sharif.

Mr. Chairman, my humble submission is that it is yet the time available to the government to mend. its ways and stop this practice of raiding, killing, repression and arrest the people in false cases. Number of blind FIRs, 25 thousand blind FIRs are there in the various police stations of Karachi where people are arrested and they are fitted in those cases, if they do not pay bribe. And this is how, police officer has been given

powers under Section 151, police officer, no magistrate is involved, my humble submission is this. This is how the Senators were being treated by the police Mr. Chairman. This is the state of affairs that is going on in the Province of Sindh.

Now Mr. Chairman, I am really very very sorry as to what is going on. You talk of accountability. Is this accountability? One sided, one way, no cases of Mian Nawaz Sharif are being taken for accountability, only one sided accountability, only you are hackling Benazir Bhutto, what about Mian Sahib, what about Shahbaz Sharif? What about all those cronies who have to pay 230 billion rupees of the bank loans, why have they been spared so far, why? What is the fun of sparing them, they have taken the money from the banks of the country. Why should they not be asked to pay this money. Mr. Chairman, this policy of pick and choose, the policy of likes and dislikes which has been acted upon by Mian Nawaz Sharif, it is going to come to an end. No police and no law enforcing agencies who have been now called to aid him will be able to help him. They may beat women, they may beat us, the Sentors, they may take us into custody, they may do anything they like but the times have come, the bell has rung, the bell of warning has rung. We are seeing a trend here Mr. Chairman, and you are a witness to which. The trend is that this House, firstly the powers are being centralized, the powers are totally being centralized. I have told you that by remote control the province of

Sindh is being run.

Then Mr. Chairman, the concept of federation which is given by the Constitution to us, this concept is being nullified and then there is an attempt, attempt by this government, Muslim League's Government, I told them on the floor of this House that it is you who have given the powers to the Senate but now the attempt is that when there is a Constitutional amendment, there should be two third majority of the total membership of the Lower House but as regard the Senate, the Constitutional amendment should be passed by simple majority, simple majority of those who are present, not the total membership majority. So my submission is; if you are going to see the Senate nullified, you are nullifying the federation and the way you are acting, you are centralizing all powers, you are heading toward a devil-daring. You want a message to be passed on to the smaller provinces that you do not have the right in the matter of provincial autonomy. During last twenty years, you have not so far revised these lists and you are sitting upon every right of the smaller provinces, every right. Well, if the Super Highway is built in Hyderabad connecting it to Karachi, the toll is to be recovered by the Central Government, why? Why Central Government, Rs. 80 per car to be given to Central Government, previously we had a Super Highway and the toll was being collected by the provincial government.

Then Mr. Chairman, the assets of the Province of Sindh are being

sold to pay the debt of the province of Punjab. Karachi Electric Supply Corporation is in the process of the negotiation for sale because the money is to be passed on for development of Punjab. This should not be done Mr. Chairman. The smaller provinces already do not trust the centre that different types of messages which have been received by the provinces.

So, it is high time that you as Chairman of this House and everybody who is present here should take notice as to what is going on. If you do not rise to the occasion now, if you do not sound the bell that no, do not do it, federation will be lost. Mr. Chairman, then a time may come when you may not be able to control this whole situation.

Thank you very much.

Mr. Chairman: Yes, Mr. Sajid Mir.

Prof. Sajid Mir: Mr. Chairman, actually what I want to submit, I wanted to say it earlier but I did not want to disturb my friend Mr. Raza Rabbani, Mr. Aitzaz Ahsan and Mr. Aftab Sheikh

بات یہ ہے جناب ! کہ it is still not very late because it may be for the future. گزارش یہ ہے کہ میرے بڑے اچھے دوست اے این پی اور پیپلز پارٹی میں بھی ہیں، کبھی کبھی مجھ سے ناراض بھی ہو جاتے ہیں۔ آج میں ان کے فائدے کی ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ بجائے صوبے کا کوئی اور نام لینے کے ان کو آپس میں معاہدہ کر لینا چاہیئے اور on the floor of the House رضا ربانی صاحب یا اعتزاز احسن صاحب کو اعلان کرنا چاہیئے کہ جب پیپلز پارٹی برسراقتدار آئے گی، گو یہ نہیں ہو گا، تو وہ صوبہ سرحد کا

نام "پختونخواہ" رکھیں گے۔ میرا خیال ہے غیرآئینی طور پر صوبے کا نام لینے سے یہ بہتر ہے۔ ان کو باقاعدہ معاہدہ کر کے اس کا اعلان کرنا چاہیئے، پریس میں، پبلک میں اور ہاؤس میں۔ اور یہ assurance اس لئے بھی safe ہے کہ انشاء اللہ انہیں ایسا کرنا نہیں پڑے گا کیونکہ وہ برسراقتدار نہیں آئیں گے۔

جناب چیئرمین: Anybody from this side. کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔ رجوانہ صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کیوں، اعتزاز صاحب آج چلانا ہے یا کل پر لے جانا ہے؟

چوہدری اعتزاز احسن: میرا خیال ہے کل پر جائے گا۔

جناب چیئرمین: حافظ صاحب! آپ بات کرلیں ۔ حافظ صاحب۔

حافظ فضل محمد: جناب چیئرمین! آج جتنا بھی اجلاس ابھی تک چلا ہے، یہ کس رول کے تحت چلا ہے؟ آپ نے *rules suspend* ہی نہیں کئے ہیں۔ ہمارے پاس تو یہ ایجنڈا ہے۔ آپ نے اب تک جو اجلاس چلایا ہے وہ غیرآئینی ہے اور غیرقانونی ہے۔ جب اجلاس غیرقانونی اور غیرآئینی ہے تو کیا اس کو ریکارڈ پر آنا چاہیئے؟ اگر آج کا اجلاس قواعد و ضوابط کے خلاف چل رہا ہے تو پھر رولز کو معطل کرنا چاہیئے تھا۔ ہم اس کے حق میں تھے لیکن ----

جناب چیئرمین: اعتزاز صاحب! اس کا جواب آپ دیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: میرا خیال ہے کہ تقریر ہو گئی ہے اور اب پوائنٹ آف آرڈر ہو رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں، اصل میں یہ ہماری میٹنگ میں طے ہوا تھا اور I assume کہ سندھ پر بات ہو رہی تھی۔ بہرحال اب یہ کل پر۔

So, the House is adjourned to meet tomorrow at 5:00. p.m. on 15th of September, 1999.

[Then the House was adjourned to meet again at five of the clock in the evening on Wednesday, September 15,1999.]